روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

۹ شوال ۱۴۱۴ھ
۲۲- امان ۱۳۷۳ھش
۲۲ مارچ ۱۹۹۴ء
☆☆☆

حضرت بانی سلسلہ عالیہ
احمدیہ نمبر
جلد ۴۴/۷۹ نمبر ۶۵
منگل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے روح پرور ارشادات

یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق (دین حق) کے لئے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو اور وہ ببرکت کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کے (دین حق) کی پاک اور مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں اور (-) کاہل اور بخیل و بے مصرف ...... نہ ہوں۔ اور نہ اُن نالائق لوگوں کی طرح جنہوں نے اپنے تفرقہ و نااتفاقی کی وجہ سے (دین حق) کو سخت نقصان پہنچایا ہے اور اس کے خوبصورت چہرہ کو اپنی فاسقانہ حالتوں سے داغ لگادیا ہے اور نہ ایسے غافل درویشوں اور گوشہ گزینوں کی طرح جن کو (دینی) ضرورتوں کی کچھ بھی خبر نہیں اور اپنے بھائیوں کی ہمدردی سے کچھ غرض نہیں۔ اور بنی نوع کی بھلائی کے لئے کچھ جوش نہیں بلکہ وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں۔ یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں۔ اور (دینی) کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں۔ اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبت الٰہی اور ہمدردیٔ بندگانِ خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے۔ خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ محض اپنے فضل اور کرامتِ خاص سے اس عاجز کی دعاؤں اور اس ناچیز کی توجہ کو ان کی پاک استعدادوں کے ظہور و بروز کا وسیلہ ٹھہراوے اور اس قدوس جلیل الذّات نے مجھے جوش بخشا ہے تا میں ان طالبوں کی تربیت باطنی میں مصروف ہو جاؤں اور ان کی آلودگی کے ازالہ کے لئے رات دن کوشش کرتا رہوں۔ اور ان کے لئے وہ نور مانگوں جس سے انسان نفس اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے اور بالطبع خدا تعالیٰ کی راہوں سے محبت کرنے لگتا ہے اور ان کے لئے وہ روح القدس طلب کروں جو ربوبیت تامہ اور عبودیت خالصہ کے جوڑ سے پیدا ہوتی ہے۔ اور روح خبیث کی تکفیر سے ان کی نجات چاہوں کہ جو نفس امارہ اور شیطان کے تعلق شدید سے جنم لیتی ہے۔ سو میں بتوفیقہٖ تعالیٰ کاہل اور سست نہیں رہوں گا اور اپنے دوستوں کی اصلاح طلبی سے جنہوں نے اس سلسلہ میں داخل ہونا بصدق قدم اختیار کر لیا ہے غافل نہیں ہوں گا۔ بلکہ ان کی زندگی کے لئے موت تک دریغ نہیں کروں گا اور ان کے لئے خدا تعالیٰ سے وہ روحانی طاقت چاہوں گا جس کا اثر برقی مادہ کی طرح ان کے تمام وجود میں دوڑ جائے"۔

(روحانی خزائن جلد ۳ ص ۵۶۲-۵۶۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
چار روپیہ

۲۲ - امان ۱۳۷۳ھش ۲۲ - مارچ ۱۹۹۴ء

نہ رکنے والا سلسلہ

آج جماعت احمدیہ کے قیام کو ۱۰۵ سال ہوتے ہیں۔ ۲۳۔ مارچ ۱۸۸۹ کو لدھیانہ میں پہلی بیعت کے ذریعے اس الٰہی سلسلے کی بنیاد رکھی گئی۔ ہندوستان کے صوبہ پنجاب کے ایک دور دراز پسماندہ قصبے قادیان سے بلند ہونے والی آواز کے بارے میں کون کہہ سکتا تھا کہ یہ آواز ایک دن جدید ترین مواصلاتی سیاروں کے ذریعے بیک وقت دنیا بھر میں گونجے گی۔

اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں اور اس کی بے شمار رحمتوں کا تذکرہ جماعت احمدیہ کی تاریخ کے ایک ایک دن پر محیط ہے۔ احمدیت کے ایک سو پانچ سالوں کا ذکر اس طویل داستان کے بغیر نہ صرف ادھورا ہے بلکہ بے مزہ اور بے لطف بھی ہے۔

جماعت احمدیہ لحظہ بہ لحظہ ترقی کی نئی منازل طے کر رہی ہے۔ ایک سے دوسری منزل اور دوسری سے تیسری کامیابی آتی رہتی ہے اور یہ سلسلہ نہ رکنے والا نہ تھمنے والا اور نہ باز آنے والا سلسلہ ہے۔

آج کا دن اللہ تعالیٰ کے آگے سجدات شکر بجالانے کا دن ہے۔ مولا کریم کے آگے پوری عاجزی سے جھک جانے کا دن ہے۔ رحیم و رحمان نے جماعت احمدیہ کے ایک ایک فرد پر اتنے احسان فرمائے ہیں ہماری معمولی بے بضاعت اور بے حقیقت کوششوں کو اتنا غیر معمولی نوازا ہے کہ شکر ادا کرتے کرتے ہماری زبانیں گھس جائیں تب بھی یہ حق ادا نہیں ہو سکتا۔

ہماری سب سے پسندیدہ اور سب سے اچھی حرکت اپنے مولا کے حضور یہی ہو سکتی ہے کہ ہم شکر کرنے والے بن جائیں۔ مولا کریم رحمان و رحیم کی حمد کے گیت گانے میں مست ہو جائیں۔ اس کی محبتوں کی لذت سے اپنے دل کو بھر دیں۔ مولا کریم کے پیار سے معمور ہو جائیں۔

جماعت احمدیہ کی ترقی ہم پر یہ فریضہ بھی عائد کرتی ہے کہ ہم اپنے فرائض کی ادائیگی میں پہلے سے کہیں بڑھ چڑھ کر منہمک ہو جائیں۔ دعوت الی اللہ کی مہم اور حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے دیگر ارشادات کو پورا کرنے کی ہر ممکن سعی کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہو۔

ظلم مری کمزور کلائی ہاتھ میں لیکر دیکھے تو
فولاد سے ٹکر لینی پڑے گی یہ کوئی آسان نہیں
اونچی کرسی پر بھی بیٹھے اور لوگوں سے ڈرتا ہو
وہ شکل میں تو انسان ہی ہوگا فطرت میں انسان نہیں

ابوالاقبال ۱۳-۲-۹۴

محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کیلئے تحریک دعا

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی فرماتے ہیں۔
محترم صاحبزادہ مظفر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ امریکہ ڈسک سلپ ہو جانے کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ ان کا آپریشن ہو رہا ہے۔ احباب کرام سے کامل شفایابی کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

○

جرم ہے وہ بات کہنا جو میرا ایمان ہے
پھر بھی اونچا ہے میرا سر یہ میری پہچان ہے

وہ تو جو چاہیں کہیں اُن پر کوئی قدغن نہیں
میری ہر اک بات میں لوگوں کی کسرِ شان ہے

جان بھر دی ڈش نے ٹی وی کی ہر اِک سکرین میں
میرے گھر میں اب میرا آقا میرا مہمان ہے

دیکھتا رہتا ہوں ان کو اور خوش رہتا ہوں مَیں
مجھ پہ یہ میرے خدا کا کس قدر احسان ہے

غیر بھی ان گفتگوؤں سے بہت محظوظ ہیں
ان کی ہر اک بات ہر اک بات کی میزان ہے

رسمِ گیرو دار سے جو خوش ہیں خوش ہوتے رہیں
لیکن ان کی بات بات اک قصۂ ہذیان ہے

وہ بھی اک انسان ہے جس نے صلیبیں گاڑ دیں
دَار پر جو چڑھ گیا وہ بھی تو اِک انسان ہے

راستوں پر تو کھڑی کر دو گے تم روکیں مگر
جو کرے پرواز اس کو اس سے کیا نقصان ہے

ان کے طوفانوں میں لہروں کا کوئی دَم خَم نہیں
میری ہر اک لہر کے دامن میں اک طوفان ہے

ہلکی پھلکی گفتگو ہے میرا موضوعِ سخن
اور نسیم غیر شاعر کی یہی پہچان ہے

نسیم سیفی ۱۸-۳-۹۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی

پاکیزہ سیرت کی حسین جھلکیاں

اہل خانہ سے سلوک ایک دفعہ ایک دوست کی درشت مزاجی اور بدزبانی کا ذکر ہوا۔ کہ وہ اپنی بیوی سے سختی سے پیش آتا ہے۔ حضرت اس بات سے بہت کبیدہ خاطر ہوئے اور فرمایا۔ ہمارے احباب کو ایسا نہ ہونا چاہئے۔

جن دنوں امرتسر میں ڈپٹی آتھم سے مباحثہ تھا ایک رات خان محمد شاہ مرحوم کے مکان پر بڑا مجمع تھا۔ اطراف سے بہت سے دوست مباحثہ دیکھنے آئے ہوئے تھے۔ حضرت اس دن جس کی شام کا واقعہ میں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ معمولاً" سردرد سے بیمار ہو گئے تھے۔ شام کو جب مشتاقان زیارت ہمہ تن چشم انتظار ہو رہے تھے۔ حضرت مجمع میں تشریف لائے۔ منشی عبدالحق صاحب لاہوری پنشنر نے کمال محبت اور رسم دوستی کی بنا پر بیماری کی تکلیف کی نسبت پوچھنا شروع کیا اور کہا آپ کا کام بہت نازک اور آپ کے سرپر بھاری فرائض کا بوجھ ہے۔

آپ کو چاہئے کہ جسم کی صحت کی رعایت کا خیال رکھا کریں۔ اور ایک خاص مقوی غذا لازماً آپ کے لئے ہر روز تیار ہونی چاہئے۔ حضرت نے فرمایا۔ "ہاں بات تو درست ہے اور ہم نے کبھی کبھی کہا بھی ہے۔ مگر عورتیں کچھ اپنے ہی دھندوں میں ایسی مصروف ہوتی ہیں کہ اور باتوں کی چنداں پرواہ نہیں کرتیں" اس پر ہمارے پرانے موحد خوش اخلاق نرم طبع مولوی عبداللہ غزنوی کے مرید منشی عبدالحق صاحب فرماتے ہیں۔ "اجی حضرت آپ ڈانٹ ڈپٹ کر نہیں سکتے اور رعب پیدا نہیں کرسکتے۔ میرا یہ حال ہے کہ میں کھانے کے لئے خاص اہتمام کیا کرتا ہوں اور ممکن ہے کہ میرا حکم کبھی ٹل جائے۔ اور میرے کھانے کے اہتمام خاص میں کوئی سرمو فرق آجائے۔ ورنہ ہم دوسری طرح خبر لے لیں۔" میں ایک طرف بیٹھا تھا منشی صاحب کی اس بات پر اس وقت خوش ہوا اس لئے کہ یہ بات بظاہر میرے محبوب و آقا کے حق میں تھی۔ اور میں خود فرط محبت سے اسی سوچ بچار میں رہتا تھا کہ معمولی غذا سے زیادہ عمدہ غذا آپ کے لئے ہونی چاہئے اور ایک دماغی محنت کرنے والے انسان کے حق میں لنگر کا معمولی کھانا بدل مایتحلل نہیں ہو سکتا۔ اس بنا پر میں نے منشی صاحب کو اپنا بڑا مؤید پایا۔ اور بے سوچ سمجھے (درحقیقت ان دنوں الٰہیات میں میری معرفت ہنوز بہت سادہ رس چاہتی تھی) بوڑھے صوفی اور عبداللہ غزنوی کی صحبت کے تربیت یافتہ تجربہ کار کی تائید میں بول اٹھا۔ کہ ہاں حضرت! منشی صاحب درست فرماتے ہیں آپ کو بھی چاہئے کہ درشتی سے یہ امر منوائیں۔ حضرت نے میری طرف دیکھا اور تبسم سے فرمایا "ہمارے دوستوں کو تو ایسے اخلاق سے پرہیز کرنا چاہئے۔"

اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ میں زکی الحس آدمی۔ اور ان دنوں تک عزت و بے عزتی کو دنیا داروں کی عرفی اصلاح کے قالب میں ڈھالنے اور اپنے تئیں ہر بات میں کچھ سمجھنے اور ماننے والا۔ بس خدا ہی خوب جانتا ہے کہ میں اس مجمع میں کس قدر شرمندہ ہوا اور مجھے سخت افسوس ہوا کہ کیوں میں نے ایک لمحہ کے لئے بھی بوڑھے تجربہ کار نرم خو صوفی کی پیروی کی۔

برادران! اس ذکر سے جسے میں نے نیک نیتی سے لکھا ہے میری غرض یہ ہے کہ اس انسان میں جو پاکیزہ فطرت اور حقوق کا ادا کرنے والا اور اخلاق فاضلہ کا معلم ہو کر آیا ہے اور دوسرے لوگوں میں جنہیں نفس نے مغالطہ دے رکھا ہے کہ وہ بھی کسی صحبت میں کوئی گھاٹی طے کر چکے ہیں اور ہنوز وہی اخلاق سے ذرہ بھی حصہ نہیں لیا۔ بڑا فرق ہے۔ ہاں وہ بات تو رہ ہی گئی۔ اس بد مزاج دوست کا واقعہ سن کر آپ معاشرت نسوان کے بارے میں دیر تک گفتگو کرتے رہے اور آخر میں فرمایا "میرا یہ حال ہے کہ ایک دفعہ میں نے اپنی بیوی پر آوازہ کسا تھا اور میں محسوس کرتا تھا کہ وہ بانگ بلند دل کے رنج سے ملی ہوئی ہے۔ اور باایں ہمہ کوئی دلآزار اور درشت کلمہ منہ سے نہیں نکالا تھا۔ اس کے بعد میں بہت دیر تک استغفار کرتا رہا اور بڑے خشوع و خضوع سے نفلیں پڑھیں اور کچھ صدقہ بھی دیا۔ کہ یہ درشتی زوجہ پر کسی پنہانی معصیت الٰہی کا نتیجہ ہے۔ مجھے اس بات کے سننے سے اپنے حال اور معرفت اور عمل کا خیال کرکے کس قدر شرم اور ندامت حاصل ہوئی بجز خدا کے کوئی جان نہیں سکتا۔ میری روح میں اس وقت میخ فولادی کی طرح یہ بات جاگزیں ہوئی کہ یہ غیر معمولی تقویٰ اور خشیۃ اللہ اور دقائق تقویٰ کی رعایت معمولی انسان کا کام نہیں۔ ورنہ میں اور میرے امثال سینکڑوں..... (دین حق) اور اتباع سنت کے دعویٰ میں کم لاف زنی نہیں کیا کرتے اور اس میں شک نہیں کہ متعمد بے باک اور حدود الٰہیہ سے متکبرانہ تجاوز کرنے والے بھی نہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ یہ قوت قدسیہ اور تیز شامہ ہمیں نہیں ملی۔ یا اور عوارض کے سبب سے کمزور ہو گئی ہے۔ ہم بڑی سے بڑی سعادت اور اتقا اس میں سمجھتے ہیں کہ موٹے موٹے گناہوں اور معاصی سے بچ رہیں اور بڑے ہی بین اور مرئی گناہوں کے سوا دقائق معاصی اور مشتبہات کی طرف ہم التفات نہیں کرتے۔ یہ خوردبین کامل ایمان اور کامل عرفان اور کامل تقویٰ سے ملتی ہے۔ جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو عطا ہوئی ہے.......

بچوں کے ساتھ غیر معمولی صبر کا سلوک میں نے دیکھا ہے کہ حضرت اقدس نازک سے نازک مضمون لکھ رہے ہیں۔ یہاں تک کہ عربی زبان میں بے مثل فصیح کتابیں لکھ رہے ہیں اور پاس ہنگامہ قیامت برپا ہے۔ بے تمیز بچے اور سادہ عورتیں جھگڑ رہی ہیں۔ چیخ رہی ہیں۔ چلا رہی ہیں۔ یہاں تک کہ بعض آپس میں دست و گریباں ہو رہی ہیں اور پوری زنانہ کرتوتیں کر رہی ہیں مگر حضرت یوں لکھے جا رہے ہیں اور کام میں یوں مستغرق ہیں کہ گویا خلوت میں بیٹھے ہیں۔ یہ ساری لانظیر اور عظیم الشان کتابیں عربی۔ اردو۔ فارسی کی ایسے ہی مکانوں میں لکھی ہیں۔ میں نے ایک دفعہ پوچھا۔ اتنے شور میں حضرت کو لکھنے میں یا سوچنے میں ذرا بھی تشویش نہیں ہوتی۔ مسکرا کر فرمایا۔ میں سنتا ہی نہیں۔ تشویش کیا ہو اور کیوں کر ہو۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے محمود (حضرت امام جماعت الثانی) چار ایک برس کا تھا حضرت معمولاً اندر بیٹھے لکھ رہے تھے۔ میاں محمود دیا سلائی لے کر وہاں تشریف لائے۔ اور آپ کے ساتھ بچوں کا ایک غول بھی تھا۔ پہلے کچھ دیر آپس میں کھیلتے جھگڑتے رہے۔ پھر جو کچھ دل میں آئی۔ ان مسودات کو آگ لگا دی اور آپ لگے خوش ہونے اور تالیاں بجانے اور حضرت لکھنے میں مصروف ہیں سر اٹھا کر دیکھتے بھی نہیں کہ کیا ہو رہا ہے۔ اتنے میں آگ بجھ گئی۔ اور قیمتی مسودے راکھ کا ڈھیر ہو گئے اور بچوں کو کسی اور مشغلہ نے اپنی طرف کھینچ لیا۔ حضرت کو سیاق عبارت کو ملانے کے لئے کسی گذشتہ کاغذ کے دیکھنے کی ضرورت ہوئی۔ اس سے پوچھتے ہیں خاموش۔ اس سے پوچھتے ہیں۔ دبکا جاتا ہے آخر ایک بچہ بول اٹھا۔ کہ میاں صاحب نے کاغذ جلا دیئے۔ عورتیں بچے اور گھر کے سب لوگ حیران اور انگشت بدنداں۔ کہ اب کیا ہو گا۔ اور درحقیقت عادتاً ان سبکو علیٰ قدر مراتب بری حالت اور مکروہ نظارہ کے پیش آنے کا گمان اور انتظار تھا۔ اور ہونا بھی چاہئے تھا مگر حضرت مسکرا کر فرماتے ہیں۔ "خوب ہوا۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی کوئی بڑی مصلحت ہوگی۔ اور اب خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس سے بہتر مضمون ہمیں سمجھائے۔" اس موقعہ پر بھی ابنائے زمانہ کی عادات سے مقابلہ کئے بغیر ایک نکتہ چین نگاہ کو اس نظارہ سے واپس نہیں ہونا چاہئے۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب سے غیر معمولی محبت ایسا ہی ایک دفعہ اتفاق ہوا۔ ان دنوں حضرت (ایک کتاب) لکھا کرتے تھے۔ مولوی نورالدین صاحب تشریف لائے۔ حضرت نے ایک بڑا بھاری دو ورقہ مضمون لکھا۔ اور اس کی فصاحت و بلاغت خداداد پر حضرت کو ناز تھا۔ اور وہ فارسی ترجمہ کے لئے مجھے دینا تھا مگر یاد نہ رہا۔ اور جیب میں رکھ لیا۔ اور باہر سیر کو چل دیئے۔ مولوی صاحب اور جماعت بھی تھی۔ واپسی پر کہ ہنوز راستہ ہی میں تھے۔ مولوی صاحب کے ہاتھ میں کاغذ دے دیا کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ پڑھ کر عاجز راقم کو دیدیں مولوی صاحب کے ہاتھ سے وہ مضمون گر گیا۔ واپس ڈیرہ میں آئے اور بیٹھ گئے۔ حضرت معمولاً اندر چلے گئے۔ میں نے کسی سے کہا کہ آج حضرت نے مضمون نہیں بھیجا۔ اور کاتب سر پر کھڑا ہے اور ابھی مجھے ترجمہ بھی کرنا ہے۔ مولوی صاحب کو دیکھتا ہوں تو رنگ فق ہو رہا ہے۔ آپ نے نہایت بیتابی سے لوگوں کو دوڑایا۔ کہ لیجیئو۔ پکڑیو۔ لپکیو۔ کاغذ راہ میں گر گیا مولوی صاحب اپنی جگہ بڑے خجل اور حیران تھے کہ بڑی خفت کی بات ہے حضرت کیا کہیں گے یہ عجیب ہوشیار آدمی ہے۔ ایک کاغذ اور ایسا ضروری کاغذ بھی سنبھال نہیں سکا۔ حضرت کو خبر ہوئی۔ معمول کا ہشاش بشاش چہرہ' تبسم زیر لب' تشریف لائے اور بڑا عذر کیا کہ مولوی صاحب کو کاغذ کے گم ہونے سے بڑی تشویش ہوئی۔ مجھے افسوس ہے کہ اس کی جستجو میں اس قدر دوادوا اور تگاپو کیوں کیا گیا۔ میرا تو یہ اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے بہتر ہمیں عطا فرمائے گا۔

برادران! ان سب باتوں کی جڑ خدائے زندہ اور قادر کی ہستی پر ایمان ہے۔ یہ ایمان ہر وقت قویٰ کو زندہ اور تازہ رکھتا اور ہر قسم کی پژمردگی اور افسردگی سے بچاتا ہے جو دنیاداروں کو بسا اوقات بڑے بڑے شرمناک حرکات پر مجبور کرتی ہے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے آپ کو سخت سردرد ہو رہا تھا اور میں بھی اندر آپ کے پاس بیٹھا تھا اور پاس حد سے زیادہ شوروغل برپا تھا۔ میں نے عرض کیا۔ جناب کو اس شور سے تکلیف تو نہیں ہوتی۔ فرمایا۔ ہاں اگر چپ ہو جائیں تو آرام ملتا ہے۔ میں نے عرض کیا۔ تو جناب کیوں حکم نہیں کرتے۔ فرمایا۔ آپ ان کو نرمی سے کہہ دیں۔ میں تو کہہ نہیں سکتا۔

کھانا کتا کھا گیا مجھے یاد ہے کہ حضرت لکھ رہے تھے ایک خادمہ کھانا لائی۔ اور حضرت کے سامنے رکھ دیا اور عرض کیا کہ کھانا حاضر ہے فرمایا خوب کیا۔ مجھے بھوک لگ رہی تھی اور میں آواز دینے کو تھا۔ وہ چلی گئی اور آپ پھر لکھنے میں مصروف ہو گئے۔ اتنے میں کتا آیا اور بڑی فراغت سے سامنے بیٹھ کر کھانا کھایا اور برتنوں کو بھی خوب صاف کیا۔ اور بڑے سکون اور وقار سے چل دیا۔ اللہ اللہ ان جانوروں کو بھی کیا عرفان بخشا گیا ہے وہ کتا اگرچہ رکھا ہوا اور سدھایا ہوا نہ تھا۔ مگر خدا معلوم اسے کہاں سے یہ یقین ہو گیا کہ یہ پاک وجود بے شر اور بے ضرر وجود ہے اور یہ وہ ہے جس نے کبھی چیونٹی کو بھی پاؤں تلے نہیں مسلا۔ اور جس کا ہاتھ کبھی دشمن پر بھی نہیں اٹھا۔ غرض ایک عرصہ کے بعد ہاں ظہر (کا وقت ہوا) تو آپ کو پھر کھانا یاد آیا آواز دی۔ خادمہ دوڑی آئی اور عرض کیا کہ میں تو مدت ہوئی کھانا آپ کے آگے رکھ کر آپ کو اطلاع کر آئی تھی۔ اس پر آپ نے مسکرا کر فرمایا۔ اچھا تو اب شام کو ہی کھائیں گے۔

ابابوا کھول میں نے سینکڑوں مرتبہ دیکھا ہے آپ اوپر دالان میں تنہا بیٹھے لکھ رہے ہیں۔ یا فکر کر رہے ہیں اور آپ کی قدیمی عادت ہے کہ دروازے بند کر کے بیٹھا کرتے ہیں۔ ایک لڑکے نے زور سے دستک بھی دی اور منہ سے بھی کہا۔ "ابابوا کھول۔" آپ وہیں اٹھتے ہیں اور دروازہ کھولا ہے۔ کم عقل بچہ اندر گھسا ہے اور ادھر ادھر جھانک تانک کر الٹے پاؤں نکل گیا ہے۔ حضرت نے پھر معمولاً دروازہ بند کر لیا ہے۔ دو ہی منٹ گذرے ہوں گے جو پھر موجود اور زور زور سے دھکے دے رہے ہیں اور چلا رہے ہیں "ابابوا کھول" آپ پھر بڑے اطمینان سے اور جمعیت سے اٹھے اور دروازہ کھول دیا ہے بچہ اب کی دفعہ بھی اندر نہیں گھسا۔ ذرا سر ہی اندر کر کے اور کچھ منہ میں بڑبڑا کے پھر الٹا بھاگ جاتا ہے۔ حضرت بڑے ہشاش بشاش بڑے استقلال سے دروازہ بند کر کے اپنے نازک اور ضروری کام پر بیٹھ جاتے ہیں۔ کوئی پانچ منٹ ہی گزرے ہیں تو پھر موجود اور پھر وہی گرما گرمی اور شورا شوری کہ "ابابوا کھول۔" اور آپ اٹھ کر اسی وقار اور سکون سے دروازہ کھول دیتے ہیں۔ اور منہ سے ایک حرف تک نہیں نکالتے کہ تو کیوں آتا اور کیا چاہتا ہے اور آخر تیرا مطلب کیا ہے جو بار بار ستاتا اور کام میں حرج ڈالتا ہے۔ میں نے ایک دفعہ گنا۔ کوئی بیس دفعہ ایسا کیا اور ان ساری دفعات میں ایک دفعہ بھی حضرت کے منہ سے زجر اور توبیخ کا کلمہ نہیں نکلا۔

خدمت خلق کا نظارہ بعض اوقات دوا درمل پوچھنے والی گنواری عورتیں زور سے دستک دیتی ہیں اور اپنی سادہ اور گنواری زبان میں کہتی ہیں۔ "مرجاجی جرا بوا کھولوتاں" حضرت اس طرح اٹھتے ہیں۔ جیسے مطاع ذی شان کا حکم آیا ہے اور کشادہ پیشانی سے باتیں کرتے اور دوا بتاتے ہیں۔ ہمارے ملک میں وقت کی قدر پڑھی ہوئی جماعت کو بھی نہیں۔ تو پھر گنوار تو اور بھی وقت ضائع کرنے والے ہیں۔ ایک عورت بے معنی بات چیت کرنے لگ گئی ہے۔ اور اپنے گھر کا رونا اور ساس نند کا گلہ شروع کر دیا ہے وقار اور تحمل سے بیٹھے سن رہے ہیں۔ زبان سے یا اشارے سے اس کو کہتے نہیں۔ کہ بس اب جاؤ دوا پوچھ لی۔ اب کیا کام ہے۔ ہمارا وقت ضائع ہوتا ہے۔ وہ خود ہی گھبرا کر اٹھ کھڑی ہوتی اور مکان کو اپنی ہوا سے پاک کرتی ہے۔

ایک دفعہ بہت سی گنواری عورتیں بچوں کو لے کر دکھانے آئیں۔ اتنے میں اندر سے بھی چند خدمت گار عورتیں شربت شیرہ کے لئے برتن ہاتھوں میں لئے آ نکلیں۔ اور آپ کو دینی ضرورت کے لئے ایک بڑا اہم مضمون لکھنا تھا اور جلد لکھنا تھا۔ میں بھی اتفاقاً جا نکلا۔ کیا دیکھتا ہوں۔ حضرت کمربستہ اور مستعد کھڑے ہیں۔ جیسے کوئی یورپین اپنی دنیوی ڈیوٹی پر چست اور ہوشیار کھڑا ہوتا ہے اور پانچ چھ صندوق کھول رکھے ہیں اور چھوٹی چھوٹی شیشیوں اور بوتلوں میں سے کسی کو کچھ اور کسی کو کوئی عرق دے رہے ہیں اور کوئی تین گھنٹے تک یہی بازار لگا رہا۔ اور ہسپتال جاری رہا۔ فراغت کے بعد میں نے عرض کیا۔ حضرت یہ تو بڑی زحمت کا کام ہے۔ اور اس طرح بہت سا قیمتی وقت ضائع جاتا ہے۔ اللہ اللہ کس نشاط اور طمانیت سے مجھے جواب دیتے ہیں کہ یہ بھی تو ویسا ہی دینی کام ہے۔ یہ مسکین لوگ ہیں۔ یہاں کوئی ہسپتال نہیں۔ میں ان لوگوں کی خاطر ہر طرح کی انگریزی اور یونانی دوائیں منگوا رکھا کرتا ہوں۔ جو وقت پر کام آ جاتی ہیں۔ اور فرمایا۔ یہ بڑا ثواب کا کام ہے (صاحب ایمان) کو ان کاموں میں سست اور بے پرواہ نہ ہونا چاہئے۔

میں نے بچوں کا ذکر کیا ہے۔ عام خدمت گار عورتوں کی نسبت بھی آپ کا یہی رویہ ہے۔ کئی کئی دفعہ ایک آتی اور مطلوب چیز مانگتی ہے اور پھر اس چیز کو مانگتی ہے ایک دفعہ بھی آپ نہیں فرماتے کہ کمبخت کیوں دق کرتی ہے۔ جو کچھ لینا ہے ایک ہی دفعہ کیوں نہیں لے لیتی۔

غیر معمولی صبر بارہا میں نے دیکھا ہے۔ اپنے اور دوسرے بچے آپ کی چارپائی پر بیٹھے ہیں۔ اور آپ کو مضطر کر کے پائینتی پر بٹھا دیا ہے۔ اور اپنے بچپنے کی بولی میں مینڈک اور کوے اور چڑیا کی کہانیاں سنا رہے ہیں اور گھنٹوں سنائے جا رہے ہیں اور حضرت ہیں کہ بڑے مزہ سے ہنستے جا رہے ہیں۔ گویا کوئی مثنوی ملّائے روم سنا رہا ہے۔ حضرت بچوں کو مارنے اور ڈانٹنے کے سخت مخالف ہیں۔ بچے کیسے ہی بسوریں۔ شوخی کریں۔ سوال میں تنگ کریں۔ اور بے جا سوال کریں اور ایک موہوم اور غیر موجود شے کے لئے حد سے زیادہ اصرار کریں۔ آپ نہ تو کبھی مارتے ہیں نہ جھڑکتے ہیں اور نہ کوئی خفگی کا نشان ظاہر کرتے ہیں

بچوں کی ضد کا جواب! محمود کوئی تین برس کا ہوگا۔ آپ لدھیانہ میں تھے۔ میں بھی وہیں تھا۔ گرمی کا موسم تھا۔ مردانہ اور زنانہ میں ایک دیوار حائل تھی۔ آدھی رات کا وقت ہوگا جو میں جاگا۔ اور مجھے محمود کے رونے اور حضرت کے ادھر ادھر کی باتوں میں بہلانے کی آواز آئی۔ حضرت اسے گود میں لئے پھرتے تھے اور وہ کسی طرح چپ نہیں ہوتا تھا آخر آپ نے کہا۔ دیکھو محمود وہ کیسا تارا ہے۔ بچہ نے نئے مشغلہ کی طرف دیکھا۔ اور ذرا چپ ہوا۔ پھر وہی رونا اور چلانا اور یہ کہنا شروع کر دیا۔ "ابا تارے جانا" کیا مجھے مزہ آیا اور پیارا معلوم ہوا۔ آپ کا اپنے ساتھ یوں گفتگو کرنا۔ "یہ اچھا ہوا۔ ہم نے تو ایک راہ نکالی تھی اس نے اس میں بھی اپنی ضد کی راہ نکالی۔" آخر بچہ روتا روتا خود ہی جب تھک گیا۔ چپ ہو گیا۔ مگر اس سارے عرصہ میں ایک لفظ بھی سختی کا یا شکایت کا آپ کی زبان سے نہ نکلا۔

بچوں کو سزا دینے کی ممانعت بات میں بات [illegible]ئی۔ حضرت بچوں کو سزا دینے کے سخت مخالف ہیں۔ میں نے بارہا دیکھا ہے۔ ایسے کسی چیز پر برہم نہیں ہوتے۔ جیسے جب سن لیں کہ کسی نے بچہ کو مارا ہے۔ یہاں تک ایک بزرگ نے ایک دفعہ اپنے لڑکے کو عادتاً مارا تھا۔ حضرت بہت متاثر ہوئے اور انہیں بلا کر بڑی دردانگیز تقریر فرمائی۔ فرمایا۔ میرے نزدیک بچوں کو یوں مارنا شرک میں داخل ہے۔ گویا بد مزاج مارنے والا ہدایت اور ربوبیت میں اپنے تئیں حصہ دار بنانا چاہتا ہے۔ فرمایا۔ ایک جوش والا آدمی جب کسی بات پر سزا دیتا ہے اشتعال میں یہ بڑھتے بڑھتے ایک دشمن کا رنگ اختیار کر لیتا ہے اور جرم کی حد سے سزا میں کوسوں تجاوز کر جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص خوددار اور اپنے نفس کی باگ کو قابو سے نہ دینے والا اور پورا متحمل اور بردبار اور باسکون اور باوقار ہو تو اسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

البتہ حق پہنچتا ہے کہ کسی وقت مناسب پر کسی حد تک بچہ کو سزا دے۔ یا چشم نمائی کرے مگر مغلوب الغضب اور سبک سر اور طائش العقل، ہرگز سزاوار نہیں۔ کہ بچوں کی تربیت کا متکفل ہو۔ فرمایا۔ جس طرح اور جس قدر سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے۔ کاش دعا میں لگ جائیں اور بچوں کے لئے سوز دل سے دعا کرنے کو ایک حزب مقرر کریں۔ اس لئے کہ والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے۔

ہر روز مانگی جانے والی دعائیں

فرمایا۔ میں التزاماً چند دعائیں ہر روز مانگا کرتا ہوں۔ اول اپنے نفس کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ خدا مجھ سے وہ کام لے۔ جس سے اس کی عزت و جلال ظاہر ہو۔ اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا کرے۔ پھر اپنے گھر کے لوگوں کے لئے مانگتا ہوں۔ کہ ان سے قرۃ عین عطا ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔ پھر اپنے بچوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ سب دین کے خدام بنیں۔ پھر اپنے مخلص دوستوں کے لئے نام بنام اور پھر ان سب کے لئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں۔ خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں جانتے۔ اور اسی ضمن میں فرمایا۔ حرام ہے مشیخی کی گدی پر بیٹھنا اور پیر بننا اس شخص کو جو ایک منٹ بھی اپنے متوسلین سے غافل رہے ہاں پھر فرمایا۔ ہدایت اور تربیت حقیقی خدا کا فعل ہے۔ سخت پیچھا کرنا اور ایک امر پر اصرار کو حد سے گذار دینا یعنی بات بات پر بچوں کو روکنا اور ٹوکنا یہ ظاہر کرنا ہے کہ گویا ہم ہی ہدایت کے مالک ہیں اور ہم اس کو اپنی مرضی کے مطابق ایک راہ پر لے آئیں گے۔ یہ ایک قسم کا شرک خفی ہے اس سے ہماری جماعت کو پرہیز کرنا چاہئے۔

مارنے والے استاد کو برخاست کرنے کا حکم

آپ نے قطعی طور پر فرمایا اور لکھ کر بھی ارشاد کیا کہ ہمارے مدرسہ میں جو استاد مارنے کی عادت رکھتا اور اپنے اس ناسزا فعل سے باز نہ آتا ہو اسے یک لخت موقوف کردو۔ فرمایا۔ ہم تو اپنے بچوں کے لئے دعا کرتے ہیں اور سرسری طور پر قواعد اور آداب تعلیم کی پابندی کراتے ہیں بس اس سے زیادہ نہیں۔ اور پھر اپنا پورا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھتے ہیں۔ جیسا کسی میں سعادت کا تخم ہوگا وقت پر سرسبز ہو جائے گا۔

اپنے مکان میں رہائش کا انداز

فرمایا۔ میری بڑی آرزو ہے کہ ایسا مکان ہو کہ چاروں طرف ہمارے احباب کے گھر ہوں اور درمیان میرا گھر ہو۔ اور ہر ایک گھر میں میری ایک کھڑکی ہو۔ کہ ہر ایک سے ہر ایک وقت واسطہ و رابطہ رہے۔ برادران یہ باتیں سچی ہیں اور واقعات ان کے گواہ ہیں۔ مکان اندر اور باہر نیچے اور اوپر مہمانوں سے کشتی کی طرح بھرا ہوا ہے۔ اور حضرت کو بھی بقدر حصہ رسدی بلکہ تھوڑا سا ایک حصہ رہنے کو ملا ہوا ہے اور آپ اس میں یوں رہتے ہیں جیسے سرائے میں کوئی گذارہ کرتا ہے۔ اور اس کے جی میں کبھی نہیں گذرتا۔ کہ یہ میری کوٹھڑی ہے۔ لباس کا یہ حال ہے کہ پشمینہ کی بڑی قیمتی چادر ہے جس کی سنبھال اور پڑتال میں ایک دنیادار کیا کیا غور و پرداخت کرتا اور وقت کا بہت سا حصہ بیرحمی سے اس کی پرستش میں صرف کر دیتا ہے۔ حضرت اسے اس طرح خوار کر رہے ہیں۔ کہ گویا ایک فضول کپڑا ہے۔

واسکٹ کے بٹن نیچے کے ہول میں بند کرنے سے آخر رفتہ رفتہ سبھی ٹوٹ جاتے ہیں۔ ایک دن تعجب سے فرمانے لگے۔ کہ بٹن کا لگانا بھی تو آسان کام نہیں۔ ہمارے تو سارے بٹن جلدی ٹوٹ جاتے ہیں۔ اور فرمایا۔ حقیقت میں ان میں تضیع اوقات بہت ہے اگرچہ آرام بھی ہے۔ فرمایا۔ میرا تو یہ حال ہے کہ پاخانہ پیشاب پر بھی مجھے افسوس آتا ہے کہ اتنا وقت ضائع جاتا ہے۔ یہ بھی کسی دینی کام میں لگ جائے اور فرمایا کوئی مشغولی اور تصرف جو دینی کاموں میں حارج ہو۔ اور وقت کا کوئی حصہ لے۔ مجھے سخت ناگوار ہے اور فرمایا۔ جب کوئی دینی ضروری کام آن پڑے۔ تو میں اپنے اوپر کھانا پینا اور سونا حرام کر لیتا ہوں۔ جب تک وہ کام نہ ہو جائے۔ فرمایا۔ ہم دین کے لئے ہیں اور دین کی خاطر زندگی بسر کرتے ہیں۔ بس دین کی راہ میں ہمیں کوئی روک نہ ہونی چاہئے۔

واسکٹ کی جیب میں اینٹ

جاڑے کا موسم تھا۔ محمود نے جو اس وقت بچہ تھا۔ آپ کی واسکٹ کی جیب میں ایک بڑی اینٹ ڈال دی۔ آپ جب لیٹیں۔ وہ اینٹ چبھے۔ میں موجود تھا۔ آپ حامد علی سے فرماتے ہیں۔ حامد علی چند روز سے ہماری پسلی میں درد ہے ایسا معلوم ہوتا کہ کوئی چیز چبھتی ہے۔ وہ حیران ہوا۔ اور آپ کے جسد مبارک پر ہاتھ پھیرنے لگا۔ اور آخر اس کا ہاتھ اینٹ سے جا لگا۔ جھٹ جیب سے نکال لی۔ اور عرض کیا۔ یہ اینٹ تھی۔ جو آپ کو چبھتی تھی۔ مسکرا کر فرمایا۔ اوہو۔ چند روز ہوئے۔ محمود نے میری جیب میں اینٹ ڈالی تھی۔ اور کہا تھا۔ اسے نکالنا نہیں۔ میں اس سے کھیلوں گا۔ غرض لباس سے آپ کو دلچسپی نہیں۔ بے شک ایک دنیا پرست حقیقت ناشناس ظاہر میں اچھا لباس دیکھ کر اس کنہ میں پے نہیں لے جا سکتا۔ اور قریب ہے کہ وہ اپنے نفس پر قیاس کرکے کہے کہ آپ کو اچھے لباس سے تعلق ہے۔ مگر رات دن کے پاس بیٹھنے والے اس بے التفاتی کی حقیقت کو خوب سمجھتے ہیں۔ ایک روز فرمایا۔ کہ ہم تو اپنے ہاں کے کاتے اور بنائے ہوئے کپڑے پہنا کرتے تھے۔ اب خدا تعالیٰ کی مرضی سے یہ کپڑے لوگ لے آتے ہیں۔ ہمیں تو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ ان میں اور ان میں کوئی تفاوت نظر نہیں آتا۔ آپ کے مزاج میں وہ تواضع اور انکسار اور ہضم نفس ہے کہ اس سے زیادہ ممکن نہیں۔ زمین پر آپ بیٹھے ہوں اور لوگ فرش پر یا اونچے بیٹھے ہوں۔ آپ کا قلب مبارک ان باتوں کو محسوس بھی نہیں کرتا۔

میں تو آپ کا پہرہ دے رہا تھا

چار برس کا عرصہ گذرتا ہے کہ آپ کے گھر کے لوگ لدھیانہ گئے ہوئے تھے۔ جون کا مہینہ تھا۔ اور اندر مکان نیا نیا بنا تھا۔ میں دوپہر کے وقت وہاں چارپائی بچھی ہوئی تھی اس پر لیٹ گیا۔ حضرت ٹہل رہے تھے۔ میں ایک دفعہ جاگا۔ تو آپ فرش پر میری چارپائی کے نیچے لیٹے ہوئے تھے۔ میں ادب سے گھبرا کر اٹھ بیٹھا۔ آپ نے بڑی محبت سے پوچھا۔ آپ کیوں اٹھے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ آپ نیچے لیٹے ہوئے ہیں۔ میں اوپر کیسے سوئے رہوں۔ مسکرا کر فرمایا۔ میں تو آپ کا پہرہ دے رہا تھا۔ لڑکے شور کرتے تھے۔ انہیں روکتا تھا کہ آپ کی نیند میں خلل نہ آوے۔

باہر...... (بیت المبارک) میں آپ کی نشست کی کوئی خاص وضع نہیں ہوتی۔ ایک اجنبی آدمی آپ کو کسی خاص امتیاز کی معرفت پہچان نہیں سکتا آپ ہمیشہ دائیں صف میں ایک کونے میں...... (بیت المبارک) کے اس طرح مجتمع ہو کر بیٹھتے ہیں۔ جیسے کوئی فکر کے دریا میں خوب سمٹ کر تیرتا ہے۔ میں جو اکثر محراب میں بیٹھتا ہوں۔ اور اس لئے داخلی دروازہ کے عین محاذ میں ہوتا ہوں۔ بسا اوقات ایک اجنبی جو مارے شوق کے سرزدہ اندر داخل ہوا ہے۔ تو سیدھا میری طرف ہی آیا ہے اور پھر خود ہی اپنی غلطی پر متنبہ ہوا ہے یا حاضرین میں سے کسی نے اسی حقدار کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔ آپ کی مجلس میں احتشام اور وقار اور آزادی اور بے تکلفی دونوں ایک ہی وقت میں جمع رہتے ہیں۔ ہر ایک خادم ایسا یقین کرتا ہے کہ آپ کو مخصوصاً مجھ سے ہی پیار ہے جو جو کچھ چاہتا ہے۔ بے تکلفی سے عرض کر لیتا ہے گھنٹوں کوئی اپنی داستان شروع رکھے اور وہ کیسی ہی بے سروپا کیوں نہ ہو۔ آپ پوری توجہ سے سنے جاتے ہیں۔ بسا اوقات حاضرین اپنی بساط قلب اور وسعت حوصلہ کے موافق سنتے سنتے اکتا گئے ہیں۔ انگڑائیاں اور جمائیاں لینے لگ گئے ہیں۔ مگر حضرت کی کسی حرکت نے ایک لحظہ کے لئے بھی کبھی کوئی ملال کا نشان ظاہر نہیں کیا۔ آپ کی مجلس کا یہ رنگ نہیں کہ آپ سرنگوں بیٹھے ہوں۔ اور حاضرین سامنے حلقہ کئے یوں بیٹھے ہوں۔ جیسے دیواروں کی تصویریں ہیں بلکہ وقت کے مناسب آپ تقریر کرتے ہیں اور کبھی کبھی مذاہب باطلہ کی تردید میں بڑے زور شور سے تقریر فرماتے ہیں۔ گویا اس وقت آپ ایک عظیم الشان لشکر پر حملہ کر رہے ہیں اور ایک اجنبی ایسا خیال کرتا ہے کہ ایک جنگ ہو رہی ہے۔

آپ کی مجلس

ایک دفعہ ایک شخص جو دنیا کے فقیروں اور سجادہ نشینوں کا شیفتہ اور خوکردہ تھا۔ ہماری...... (بیت المبارک) میں آیا لوگوں کو آزادی سے آپ سے گفتگو کرتے دیکھ کر حیران ہو گیا۔ آپ سے کہا۔ کہ آپ کی..... (بیت المبارک) میں ادب نہیں۔ لوگ بے محابا بات چیت آپ سے کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ میرا یہ مسلک نہیں کہ میں ایسا تندخو اور بھیانک بن کر بیٹھوں کہ لوگ مجھ سے ایسے ڈریں۔ جیسے درندہ سے ڈرتے ہیں۔ اور میں بت بننے سے سخت نفرت رکھتا ہوں۔ میں تو بت پرستی کے رد کرنے کو آیا ہوں نہ یہ کہ میں خود بت بنوں۔ اور لوگ میری پوجا کریں۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ میں اپنے نفس کو دوسروں پر ذرا بھی ترجیح نہیں دیتا۔ میرے نزدیک متکبر سے زیادہ بت پرست اور خبیث نہیں۔ متکبر کسی خدا کی پرستش نہیں کرتا بلکہ وہ اپنی پرستش کرتا ہے۔

آپ اپنے خدام کو بڑے ادب اور

باقی صفحہ ۹ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حمدِ رب العالمین

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدءُالانوار کا
بن رہا ہے سارا عالَم آئینہ ابصار کا

چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بے کل ہو گیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمالِ یار کا

اُس بہارِ حُسن کا دل میں ہمارے جوش ہے
مت کرو کچھ ذکر ہم سے تُرک یا تاتار کا

ہے عجب جلوہ تری قُدرت کا پیارے ہر طرف
جس طرف دیکھیں وہی رہ ہے ترے دیدار کا

چشمۂ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں
ہر ستارے میں تماشہ ہے تری چمکار کا

تُو نے خود رُوحوں پہ اپنے ہاتھ سے چھڑکا نمک
اُس سے ہے شور محبت عاشقانِ زار کا

کیا عجب تو نے ہر اک ذرّہ میں رکھے ہیں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفترِ ان اسرار کا

تیری قدرت کا کوئی بھی اِنتہا پاتا نہیں
کِس سے کھُل سکتا ہے پیچ اِس عُقدۂ دشوار کا

خُوبرُویوں میں ملاحت ہے ترے اس حُسن کی
ہر گل و گلشن میں ہے رنگ اس ترے گلزار کا

چشمِ مستِ ہر حسیں ہر دم دکھاتی ہے تجھے
ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا

آنکھ کے اندھوں کو حائل ہو گئے سَو سَو حجاب
ورنہ تھا قبلہ ترا رُخ کافر و دیندار کا

ہیں تری پیاری نگاہیں دلبرا اِک تیغِ تیز
جن سے کٹ جاتا ہے سب جھگڑا غمِ اَغیار کا

تیرے ملنے کے لئے ہم مِل گئے ہیں خاک میں
تامگر دَرماں ہو کچھ اس ہجر کے آزار کا

ایک دم بھی کَل نہیں پڑتی مجھے تیرے سوا
جاں گھٹی جاتی ہے جیسے دل گھٹے بیمار کا

شور کیسا ہے ترے کوچہ میں لے جلدی خبر
خوں نہ ہو جائے کسی دیوانہ مجنوں وار کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی روح پرور پاکیزہ تحریرات

ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔ کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے بازاروں میں منادی کروں۔ کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔

(کشتی نوح ص ۳۰)

خدا زمین و آسمان کا نور ہے یعنی ہر ایک نور جو بلندی اور پستی میں نظر آتا ہے خواہ وہ ارواح میں ہے خواہ اجسام میں اور خواہ ذاتی ہے اور خواہ عرضی۔ اور خواہ ظاہری ہے اور خواہ باطنی اور خواہ ذہنی ہے اور خواہ خارجی اسی کے فیض کے عطیہ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت رب العالمین کا فیض عام ہر چیز پر محیط ہو رہا ہے۔ اور کوئی اس کے فیض سے خالی نہیں۔ وہی تمام فیوض کا مبداء ہے اور تمام انوار کا علت العلل اور تمام رحمتوں کا سر چشمہ ہے۔ اس کی ہستی حقیقی تمام عالم کی قیوم اور تمام زیر و زبر کی پناہ ہے۔ وہی ہے جس نے ہر ایک چیز کو ظلمت خانہ عدم سے باہر نکالا اور خلعت وجود بخشا بجز اس کے کوئی ایسا وجود نہیں ہے کہ جو فی حد ذاتہ واجب اور قدیم ہو۔ یا اس سے مستفیض نہ ہو بلکہ خاک اور افلاک اور انسان اور حیوان اور حجر اور شجر اور روح اور جسم سب اسی کے فیضان سے وجود پذیر ہیں۔

(براہین احمدیہ ص ۱۸۱ حاشیہ)

اس قادر اور سچے اور کامل خدا کو ہماری روح اور ہمارا ذرہ ذرہ وجود کا سجدہ کرتا ہے جس کے ہاتھ سے ہر ایک روح اور ایک ذرہ مخلوقات کا مع اپنی تمام قویٰ کے ظہور پذیر ہوا۔ اور جس کے وجود سے ہر ایک وجود قائم ہے۔ اور کوئی چیز نہ اس کے علم سے باہر ہے اور نہ اس کے تصرف سے۔ نہ اس کے خلق سے۔

(نسیم دعوت ص ۳)

خدا کی ذات غیب الغیب اور وراء الوراء اور نہایت مخفی واقع ہوئی ہے جس کو عقول انسانیہ محض اپنی طاقت سے دریافت نہیں کر سکتیں۔ اور کوئی برہان عقلی اس کے وجود پر قطعی دلیل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ عقل کی دوڑ اور سعی صرف اس حد تک ہے کہ اس عالم کی صنعتوں پر نظر کرکے صانع کی ضرورت محسوس کرے۔ مگر ضرورت کا محسوس کرنا اور شے ہے۔ اور اس درجہ عین الیقین تک پہنچانا کہ جس خدا کی ضرورت تسلیم کی گئی ہے وہ در حقیقت موجود بھی ہے یہ اور بات ہے۔ اور چونکہ عقل کا طریق ناقص اور نا تمام اور مشتبہ ہے اس لئے ہر ایک فلسفی محض عقل کے ذریعہ سے خدا کو شناخت نہیں کر سکتا۔ بلکہ اکثر ایسے لوگ جو محض عقل کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کا پتہ لگانا چاہتے ہیں۔ آخر کار دہریہ بن جاتے ہیں۔ اور مصنوعات زمین و آسمان پر غور کرنا کچھ بھی ان کو فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔

(حقیقتہ .... ص ۱۱۷-۱۱۸)

یاد رکھو کہ انسان کی ہرگز یہ طاقت نہیں ہے کہ ان تمام دقیق در دقیق خدا کے کاموں کو دریافت کر سکے بلکہ خدا کے کام عقل اور فہم اور قیاس سے برتر ہیں۔ اور انسان کو صرف اپنے اس قدر علم پر مغرور نہیں ہونا چاہئے۔ کہ اس کو کسی حد تک سلسلہ علل و معلولات کا معلوم ہو گیا ہے کیونکہ انسان کا وہ علم نہایت ہی محدود ہے جیسا کہ سمندر کے ایک قطرہ میں سے کروڑم حصہ قطرہ کا۔ اور حق بات یہ ہے کہ جیسا کہ خدا تعالیٰ خود ناپیدا کنار ہے ایسا ہی اس کے کام بھی ناپیدا کنار ہیں۔ اور اس کے ہر ایک کام کی اصلیت تک پہنچنا انسانی طاقت سے برتر اور بلند تر ہے۔ ہاں ہم اس کی صفات قدیمہ پر نظر کرکے یہ کہہ سکتے ہیں کہ چونکہ خدا تعالیٰ کی صفات کبھی معطل نہیں رہتیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی مخلوق میں قدامت نوعی پائی جاتی ہے۔ یعنی مخلوق کی انواع میں سے کوئی نہ کوئی نوع قدیم سے موجود چلی آئی ہے۔ مگر شخصی قدامت باطل ہے۔ اور باوجود اس کے خدا کی صفت افناء اور اہلاک بھی ہمیشہ اپنا کام کرتی چلی آئی ہے۔ وہ بھی کبھی معطل نہیں ہوئی۔

انسان کا علم کسی معلم کا محتاج ہے اور پھر محدود ہے۔ مگر اس کا علم کسی معلم کا محتاج نہیں اور با ایں ہمہ غیر محدود ہے۔ انسان کی شنوائی ہوا کی محتاج ہے اور محدود ہے۔ مگر خدا کی شنوائی ذاتی طاقت سے ہے اور محدود نہیں۔ اور انسان کی بینائی سورج یا کسی دوسری روشنی کی محتاج ہے۔ اور پھر محدود ہے۔ مگر خدا کی بینائی ذاتی روشنی سے ہے اور غیر محدود ہے۔ ایسا ہی انسان کی پیدا کرنے کی قدرت کسی مادہ کی محتاج ہے۔ اور نیز وقت کی محتاج اور پھر محدود ہے لیکن خدا کی پیدا کرنے کی قدرت نہ کسی مادہ کی محتاج ہے نہ کسی وقت کی محتاج اور غیر محدود ہے کیونکہ اس کی تمام صفات بے مثل و مانند ہیں اور جیسے کہ اس کی کوئی مثل نہیں اس کی صفات کی بھی کوئی مثل نہیں۔ اگر ایک صفت میں وہ ناقص ہو تو پھر تمام صفات میں ناقص ہو گا۔ اس لئے اس کی توحید قائم نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ اپنی ذات کی طرح اپنے تمام صفات میں بے مثل و مانند نہ ہو۔

(لیکچر لاہور ص ۹-۱۳)

وہ دیکھتا ہے بغیر جسمانی آنکھوں کے۔ اور سنتا ہے بغیر جسمانی کانوں کے اور بولتا ہے بغیر جسمانی زبان کے۔ اسی طرح نیستی سے ہستی کرنا اس کا کام ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ خواب کے نظارہ میں بغیر کسی مادہ کے ایک عالم پیدا کر دیتا ہے۔ اور ہر ایک فانی اور معدوم کو موجود دکھلا دیتا ہے۔ پس اسی طرح اس کی تمام قدرتیں ہیں۔ نادان ہے وہ جو اس کی قدرتوں سے انکار کرے۔ اندھا ہے وہ جو اس کی عمیق طاقتوں سے بے خبر ہے۔ وہ سب کچھ کرتا ہے اور کر سکتا ہے۔ بغیر ان امور کے جو اس کی شان کے مخالف ہیں۔ یا اس کے مواعید کے برخلاف ہیں۔ اور وہ واحد ہے اپنی ذات میں اور صفات میں اور افعال میں اور قدرتوں میں۔

(الوصیت ص ۱۴-۱۷)

یہ بات بغیر کسی بحث کے قبول کرنے کے لائق ہے کہ وہ سچا اور کامل خدا جس پر ایمان لانا ہر ایک بندہ کا فرض ہے وہ رب العالمین ہے۔ اور اس کی ربوبیت کسی خاص قوم تک محدود نہیں اور نہ کسی خاص زمانہ تک اور نہ کسی خاص ملک تک بلکہ وہ سب قوموں کا رب ہے اور تمام زمانوں کا رب ہے اور تمام مکانوں کا رب ہے۔ اور تمام ملکوں کا وہی رب ہے اور تمام فیضوں کا وہی سرچشمہ ہے۔ اور ہر ایک جسمانی اور روحانی طاقت اسی سے ہے اور اسی سے تمام موجودات پرورش پاتی ہے اور ہر ایک وجود کا وہی سہارا ہے۔

(پیغام صلح ص ۱۰-۱۱)

خدا تعالیٰ نے عاجز انسانوں کو اپنی کامل معرفت کا علم دینے کے لئے اپنی صفات کو قرآن شریف میں دو رنگ پر ظاہر کیا ہے (۱) اول۔ اس طور پر بیان کیا ہے۔ جس سے اس کی صفات استعارہ کے طریق پر مخلوق کی صفات کی ہمشکل ہیں۔ جیسا کہ وہ کریم رحیم ہے محسن ہے اور غضب بھی رکھتا ہے اور اس میں محبت بھی ہے۔ اور اس کے ہاتھ بھی ہیں اور اس کی آنکھیں بھی ہیں اور اس کی مسافیں بھی ہیں اور اس کے کان بھی ہیں۔ اور نیز یہ کہ قدیم سے سلسلہ مخلوق کا اس کے ساتھ چلا آیا ہے مگر کسی چیز کو اس کے مقابل پر قدامت شخصی نہیں ہاں قدامت نوعی ہے اور وہ بھی خدا کی صفت خلق کے لئے ایک لازمی امر نہیں کیونکہ جیسا کہ خلق یعنی پیدا کرنا اس کی صفات میں سے ہے ایسا ہی کبھی اور کسی زمانہ میں تجلی وحدت اور تجرد اس کی صفات میں سے ہے اور کسی صفت کے لئے تعطل دائمی جائز نہیں ہاں تعطل میعادی جائز ہے۔ غرض چونکہ خدا نے انسان کو پیدا کرکے اپنی تشبیہی صفات کو اس پر ظاہر کیا۔ جن صفات کے ساتھ انسان بظاہر شراکت رکھتا ہے۔ جیسے خالق ہونا۔ کیونکہ انسان بھی اپنی حد تک بعض چیزوں کا خالق یعنی موجد ہے۔ ایسا ہی انسان کو کریم بھی کہہ سکتے

ہیں۔ کیونکہ وہ اپنی حد تک کرم کی صفت بھی اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور اسی طرح انسان کو رحیم بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ اپنی حد تک قوت رحم بھی اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور قوت غضب بھی اس میں ہے۔ اور ایسا ہی آنکھ کان وغیرہ سب انسان میں موجود ہیں۔ پس ان تشبیہی صفات سے کسی کے دل میں شبہ پیدا ہو سکتا تھا کہ گویا انسان ان صفات میں خدا سے مشابہ ہے اور خدا انسان سے مشابہ ہے۔ اس لئے خدا نے ان صفات کے مقابل پر قرآن شریف میں اپنی تنزیہی صفات کا بھی ذکر کر دیا۔

یعنی ایسی صفات کا ذکر کیا جن سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا کو اپنی ذات اور صفات میں کچھ بھی شراکت انسان کے ساتھ نہیں اور نہ انسان کو اس کے ساتھ مشارکت ہے نہ اس کا خلق یعنی پیدا کرنا انسان کے خلق کی طرح ہے نہ اس کا رحم انسان کے رحم کی طرح ہے۔ نہ اس کا غضب انسان کے غضب کی طرح ہے نہ اس کی محبت انسان کی محبت کی طرح ہے نہ وہ انسان کی طرح کسی مکان کا محتاج ہے۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۴۲۔ ۱۴۳)

وہ خدا جو کریم و رحیم ہے جیسا کہ اس نے انسانی فطرت کو اپنی کامل معرفت کی بھوک اور پیاس لگادی ہے ایسا ہی اس نے اس معرفت کاملہ تک پہنچانے کے لئے انسانی فطرت کو دو قسم کے قویٰ عنایت فرمائے ہیں ایک معقولی قوتیں جن کا منبع دماغ ہے۔ اور ایک روحانی قوتیں جن کا منبع دل ہے۔ اور جن کی صفائی دل کی صفائی پر موقوف ہے۔ اور جن باتوں کی معقولی قوتیں کامل طور پر دریافت نہیں کر سکتیں روحانی قوتیں ان کی حقیقت تک پہنچ جاتی ہیں۔ اور روحانی قوتیں صرف انفعالی طاقت اپنے اندر رکھتی ہیں یعنی ایسی صفائی پیدا کرنا کہ مبداء فیض کے فیوض ان میں منعکس ہو سکیں۔ سو ان کے لئے یہ لازمی شرط ہے کہ حصول فیض کے لئے مستعد ہوں اور حجاب اور روک درمیان نہ ہو تا خدا تعالیٰ سے معرفت کاملہ کا فیض پا سکیں اور صرف اس حد تک ان کی شناخت محدود نہ ہو کہ اس عالم پُر حکمت کا کوئی صانع ہونا چاہئے"

"میرے نزدیک بچوں کو یوں مارنا شرک میں داخل ہے۔ گویا بدمزاج مارنے والا ہدایت اور ربوبیت میں اپنے تئیں حصہ دار بنانا چاہتا ہے ایک جوش والا آدمی جب کسی بات پر سزا دیتا ہے تو اشتعال میں بڑھتے بڑھتے ایک دشمن کا رنگ اختیار کر لیتا ہے اور جرم کی حد سے سزا میں کوسوں تجاوز کر جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص خود دار اور اپنے نفس کی باگ کو قابو سے نہ دینے والا اور پورا متحمل اور بردبار اور باسکون اور باوقار ہو تو اسے البتہ حق پہنچتا ہے کہ کسی وقت مناسب پر کسی حد تک بچہ کو سزا دے یا چشم نمائی کرے۔ مگر مغلوب الغضب اور سبک سر اور طائش العقل ہرگز سزاوار نہیں کہ بچوں کی تربیت کا متکفل ہو۔ جس طرح اور جس قدر سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے کاش دعا میں لگ جائیں اور بچوں کے لئے سوز دل سے دعا کرنے کو ایک حزب مقرر کر لیں۔ اس لئے کہ والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے۔

(ملفوظات جلد دوم ص ۴)

ہدایت اور تربیت حقیقی خدا تعالیٰ کا فعل ہے۔ سخت پیچھا کرنا اور ایک امر پر اصرار کو حد سے گزار دینا یعنی بات بات پر بچوں کو روکنا اور ٹوکنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ گویا ہم ہی ہدایت کے مالک ہیں اور ہم اس کو اپنی مرضی کے مطابق ایک راہ پر لے آئیں گے۔ یہ ایک قسم کا شرک خفی ہے۔ اس سے ہماری جماعت کو پرہیز کرنا چاہئے۔ ہم تو اپنے بچوں کے لئے دعا کرتے ہیں اور سرسری طور پر قواعد اور آداب تعلیم کی پابندی کراتے ہیں۔ بس اس سے زیادہ نہیں۔ اور پھر اپنا پورا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھتے ہیں جیسا کسی میں سعادت کا تخم ہوگا وقت پر سرسبز ہو جائے گا۔

(ملفوظات جلد دوم ص ۵)

یہ مت سمجھو کہ پھر عورتیں ایسی چیز ہیں کہ ان کو بہت ذلیل اور حقیر قرار دیا جاوے نہیں نہیں....... تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس کا اپنے اہل کے ساتھ عمدہ سلوک ہو۔ بیوی کے ساتھ جس کا عمدہ چال چلن اور معاشرت اچھی نہیں۔ وہ نیک کہاں! دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی تب کر سکتا ہے جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا ہو اور عمدہ معاشرت رکھتا ہو۔ نہ یہ کہ ہر ادنیٰ بات پر زدوکوب کرے۔ ایسے واقعات ہوتے ہیں کہ بعض دفعہ ایک غصہ سے بھرا ہوا انسان بیوی سے ادنیٰ سی بات پر ناراض ہو کر اس کو مارتا ہے اور کسی نازک مقام پر چوٹ لگی ہے اور بیوی مر گئی ہے-----

....ہاں اگر وہ بے جا کام کرے تو تنبیہہ ضروری چیز ہے۔ انسان کو چاہئے کہ عورتوں کے دل میں یہ بات جما دے کہ وہ کوئی ایسا کام جو دین کے خلاف ہو کبھی بھی پسند نہیں کر سکتا اور ساتھ ہی وہ ایسا جابر اور ستم شعار نہیں کہ اس کی کسی غلطی پر بھی چشم پوشی نہیں کر سکتا۔

(ملفوظات جلد دوم ص ۱۴۷)

خدا تعالیٰ کا اپنے مجرموں سے دو قسم کا معاملہ ہے اور مجرم دو قسم کے ہیں:۔

(۱) ایک وہ مجرم ہیں جو حد سے زیادہ نہیں بڑھتے اور گو نہایت درجہ کے تعصب سے ضلالت کو نہیں چھوڑتے مگر وہ ظلم اور ایذاء کے طریقوں میں ایک معمولی درجہ تک رہتے ہیں اپنے جور و ستم اور بے باکی کو انتہا تک نہیں پہنچاتے۔ پس وہ تو اپنی سزا قیامت کو پائیں گے اور خدائے علیم ان کو اس جگہ نہیں پکڑتا کیونکہ ان کی روش میں حد سے زیادہ سختی نہیں۔ لہٰذا گناہوں کی سزا کے لئے صرف ایک ہی دن مقرر ہے جو یوم المجازات اور یوم الدین اور یوم الفصل کہلاتا ہے۔

(۲) دوسری قسم کے وہ مجرم ہیں جو ظلم اور ستم اور شوخی اور بے باکی میں حد سے بڑھ جاتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ خدا کے ماموروں اور رسولوں اور راستبازوں کو درندوں کی طرح پھاڑ ڈالیں۔ اور دنیا پر سے ان کا نام و نشان مٹا دیں اور ان کو آگ کی طرح بھسم کر ڈالیں۔ ایسے مجرموں کے لئے جن کا غضب انتہا تک پہنچ جاتا ہے سنت اللہ یہی ہے کہ اسی دنیا میں خدا تعالیٰ کا غضب ان پر بھڑکتا ہے۔ اور اسی دنیا میں وہ سزا پاتے ہیں علاوہ اس سزا کے جو قیامت کو ملے گی۔ اس لئے قرآنی اصطلاح میں ان کا نام مغضوب علیہم ہے۔

(تحفہ گولڑویہ ص ۱۱۹۔ ۱۲۰)

میں سچ کہتا ہوں کہ بدظنی بہت بری بلا ہے جو انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے اور صدق اور راستی سے دور پھینک دیتی ہے۔ اور دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے۔ صدیقوں کے کمال حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بہت ہی بچے اور اگر کسی کی نسبت کوئی سوء ظن پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے تا کہ اس معصیت اور اس کے برے نتیجہ سے بچ جاوے جو اس بدظنی کے پیچھے آنے والا ہے اس کو کبھی معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہئے یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔

غرض بدظنی انسان کو تباہ کر دیتی ہے۔ یہاں تک لکھا ہے کہ جس وقت دوزخی لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے یہی فرمائے گا کہ تم نے اللہ تعالیٰ پر بدظنی کی۔

(ملفوظات جلد اول ص ۳۵۶)

تکبر اور شرارت بری بات ہے ایک ذرہ سی بات سے ستر برس کے عمل ضائع جاتے ہیں۔ لکھا ہے کہ ایک شخص عابد تھا۔ وہ پہاڑ پر رہا کرتا تھا۔ اور مدت سے وہاں بارش نہ ہوئی تھی۔ ایک روز بارش ہوئی تو پتھروں پر اور روڑیوں پر بھی ہوئی تو اس کے دل میں اعتراض پیدا ہوا کہ ضرورت تو بارش کی کھیتوں اور باغات کے واسطے ہے۔ یہ کیا بات ہے کہ پتھروں پر ہوئی یہی بارش کھیتوں پر ہوتی تو کیا اچھا ہوتا۔ اس پر خدا تعالیٰ نے اس کا سارا ولی پنا چھین لیا۔ آخر وہ بہت سا غمگین ہوا اور کسی اور بزرگ سے استمداد کی تو آخر اس کو پیغام آیا کہ تو نے اعتراض کیوں کیا تھا۔ تیری اس خطا پر عتاب ہوا ہے

(ملفوظات جلد ششم ۵۷)

میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو۔ کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے مگر تم شاید نہیں سمجھو گے کہ تکبر کیا چیز ہے۔ پس مجھ سے سمجھ لو کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں۔

ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبر ہے کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے۔ کیا خدا قادر نہیں کہ اس کو دیوانہ کر دے اور اس کے بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دے دے ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ و حشمت کا تصور کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے کہ یہ جاہ و حشمت خدا نے ہی اس کو دی تھی۔ اور وہ اندھا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ وہ خدا قادر ہے کہ اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایک دم میں اسفل السافلین میں جا پڑے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے اس سے بہتر مال و دولت عطا کر دے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حسن اور جمال اور قوت اور طاقت پر نازاں ہے اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزاء سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے اور اس کے بدنی عیوب لوگوں کو سناتا ہے وہ بھی متکبر ہے۔ اور وہ اس خدا سے بے خبر ہے کہ ایک دم میں اس پر ایسے بدنی عیوب نازل کرے کہ اس بھائی سے اس کو بدتر کر دے اور وہ جس کی تحقیر کی گئی ہے ایک مدت دراز تک اس کے قویٰ میں برکت دے کہ وہ کم نہ ہوں اور نہ باطل ہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ایسا ہی وہ شخص بھی جو طاقتوں پر بھروسہ کرکے دعا مانگنے میں سست ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ قوتوں اور قدرتوں کے سرچشمہ کو اس نے شناخت نہیں کیا اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھا ہے۔ سو تم اے عزیزو! ان تمام باتوں کو یاد رکھو۔ ایسا نہ ہو کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالیٰ کی نظر میں متکبر ٹھہر جاؤ اور تم کو خبر نہ ہو۔ ایک شخص جو اپنے ایک بھائی کے ایک غلط لفظ کی تکبر کے ساتھ تصحیح کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے سننا نہیں چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک غریب بھائی جو اس کے پاس بیٹھا ہے اور وہ کراہت کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے ایک شخص جو دعا کرنے والے کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔

سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تاکہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جھکو اور جس قدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے تم اس سے کرو اور جس قدر دنیا میں کسی سے انسان ڈر سکتا ہے تم اپنے خدا سے ڈرو۔ پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر تا تم پر رحم ہو۔

(نزول... ص ۲۰-۲۵)

یاد رہے کہ تکبر کو جھوٹ لازم پڑا ہوا ہے۔ بلکہ نہایت پلید جھوٹ وہ ہے جو تکبر کے ساتھ مل کر ظاہر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ جلشانہ، متکبر کا سب سے پہلے سر توڑتا ہے۔

(آئینہ کمالات ص ۵۹۹)

غرض پاک وصاف ہونے کے لئے صرف معرفت کافی نہیں بلکہ بچوں کی طرح دردناک گریہ وزاری بھی ضروری ہے اور نومید مت ہو اور یہ خیال مت کرو کہ ہمارا نفس گناہوں سے بہت آلودہ ہے۔ ہماری دعائیں کیا چیز ہیں اور کیا اثر رکھتی ہیں کیونکہ انسانی نفس جو دراصل محبت الٰہی کے لئے پیدا کیا گیا ہے وہ اگرچہ گناہ کی آگ سے سخت مشتعل ہو جائے پھر بھی اس میں ایک ایسی قوت توبہ ہے کہ وہ اس آگ کو بجھا سکتی ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ ایک پانی کو کیسا ہی آگ سے گرم کیا جائے مگر تاہم جب آگ پر اس کو ڈالا جائے تو وہ آگ کو بجھا دے گا۔ یہی ایک طریق ہے کہ جب سے خدا تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا کیا ہے۔ اسی طریق سے ان کے دل پاک و صاف ہوتے رہے ہیں۔ یعنی بغیر اس کے جو زندہ خدا خود اپنی تجلی قولی وفعلی سے اپنی ہستی اور اپنی طاقت اور اپنی خدائی ظاہر کرے اور اپنا رعب چمکتا ہوا دکھاوے اور کسی طریق سے انسان گناہ سے پاک نہیں ہو سکتا۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ۲۳-۲۵)

یہ بالکل غیر ممکن اور خدا کی کریمانہ عادت کے برخلاف ہے کہ خدا تعالیٰ ایسے بندہ کو جہنم میں ڈالے کہ جو اپنے سارے دل اور ساری جان اور کامل اخلاص سے اس کی محبت میں محو ہے اور ایسا محو ہے کہ جیسا کہ سچی محبت کا تقاضا ہونا چاہئے کسی کو اس کے برابر نہیں جانتا بلکہ ہر ایک کو اس کے مقابل پر کالعدم سمجھتا ہے اور اپنے وجود کو اس کی راہ میں فنا کرنے کو تیار ہے۔ پھر ایسا شخص کیونکر مورد عذاب ہو سکتا ہے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ کامل محبت ہی نجات ہے۔ بھلا تو سچ کہو کیا تم اپنے ایک بچہ کو جس سے تم بہت ہی محبت رکھتے ہو دانستہ آگ میں ڈال سکتے ہو؟ پھر خدا جو سراسر محبت ہے ان لوگوں کو جو اس سے پیار کرتے ہیں اور ذرہ ذرہ ان کا اس کی محبت میں مستغرق ہے کیونکر آگ میں ڈالے گا۔ پس کوئی قربانی اس سے بہتر قربانی نہیں ہے کہ انسان اس محبوب حقیقی سے اس قدر محبت کرے کہ خود وہ اس بات کو محسوس کرے کہ درحقیقت اس کے سوا کوئی اس کا محبوب اور پیارا نہیں۔ اور نہ صرف اس قدر بلکہ اس کے لئے خود اپنے نفس کی محبت کو چھوڑ دے اور اس کے لئے تلخ زندگی اختیار کرے۔"

"یہ بالکل سچ ہے کہ مقبولین کی اکثر دعائیں منظور ہوتی ہیں بلکہ بڑا معجزہ ان کا استجابت دعا ہی ہے۔ جب ان کے دلوں میں کسی مصیبت کے وقت شدت بے قراری ہوتی ہے اور اس شدید بے قراری کی حالت میں وہ اپنے خدا کی طرف توجہ کرتے ہیں تو خدا ان کی سنتا ہے اور اس وقت ان کا ہاتھ گویا خدا کا ہاتھ ہوتا ہے۔ خدا ایک مخفی خزانہ کی طرح ہے۔ کامل مقبولوں کے ذریعہ سے وہ اپنا چہرہ دکھلاتا ہے۔ خدا کے نشان تبھی ظاہر ہوتے ہیں جب اس کے مقبول ستائے جاتے ہیں اور جب حد سے زیادہ ان کو دکھ دیا جاتا ہے تو سمجھو کہ خدا کا نشان نزدیک ہے بلکہ دروازہ پر کیونکہ یہ وہ قوم ہے کہ کوئی اپنے پیارے بیٹے سے ایسی محبت نہیں کرے گا جیسا کہ خدا ان لوگوں سے کرتا ہے جو دل و جان سے اس کے ہو جاتے ہیں۔ وہ ان کے لئے عجائب کام دکھلاتا ہے اور ایسی اپنی قوت دکھلاتا ہے کہ جیسا ایک سوتا ہوا شیر جاگ اٹھتا ہے۔ خدا مخفی ہے اور اس کے ظاہر کرنے والے یہی لوگ ہیں۔ وہ ہزاروں پردوں کے اندر ہے اور اس کا چہرہ دکھلانے والی یہی قوم ہے۔"

"میں سچ کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری چلاہٹ ایسی ہی اضطراری ہو تو وہ اس کے فضل اور رحمت کو جوش دلاتی ہے اور اس کو کھینچ لاتی ہے۔ اور میں اپنے تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ خدا کے فضل اور رحمت کو جو قبولیت دعا کی صورت میں آتا ہے میں نے اپنی طرف کھینچتے ہوئے محسوس کیا ہے بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ دیکھا ہے ہاں آجکل کے زمانہ کے تاریک دماغ فلاسفر اس کو محسوس نہ کر سکیں یا نہ دیکھ سکیں تو یہ صداقت دنیا سے اٹھ سکتی نہیں سکتی۔

(ملفوظات جلد اول ص ۱۹۰)

دعا بڑی عجیب چیز ہے مگر افسوس یہ ہے کہ نہ دعا کرنے والے آداب دعا سے واقف ہیں۔ اور نہ اس زمانہ میں دعا کرنے والے ان طریقوں سے واقف ہیں جو قبولیت دعا کے ہوتے ہیں بلکہ اصل تو یہ ہے کہ دعا کی حقیقت ہی سے بالکل اجنبیت ہو گئی ہے۔ بعض ایسے ہیں جو سرے سے دعا کے منکر ہیں اور جو دعا کے منکر تو نہیں مگر ان کی حالت ایسی ہو گئی ہے کہ چونکہ ان کی دعائیں بوجہ آداب دعا سے ناواقفیت کے قبول نہیں ہوتی ہیں کیونکہ دعا اپنے اصل معنوں میں دعا ہوتی ہی نہیں اس لئے وہ منکرین دعا سے بھی گری ہوئی حالت میں ہیں ان کی عملی حالت نے دوسروں کو دہریت کے قریب پہنچا دیا ہے۔ دعا کے لئے سب سے اول اس امر کی ضرورت ہے کہ دعا کرنے والا کبھی تھک کر مایوس نہ ہو جاوے اور اللہ تعالیٰ پر یہ سوء ظن نہ کر بیٹھے کہ اب کچھ نہیں ہوگا بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ اس قدر دعا کی گئی کہ جب مقصد کا شگوفہ سرسبز ہونے کے قریب ہوتا ہے دعا کرنے والے تھک گئے ہیں جس کا نتیجہ ناکامی اور نامرادی ہو گیا ہے اور اس نامرادی نے یہاں تک برا اثر پہنچایا۔ کہ دعا کی تاثیرات کا انکار شروع ہوا اور رفتہ رفتہ اس درجہ تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ پھر خدا کا بھی انکار کر بیٹھتے ہیں۔ اور کہہ دیتے ہیں کہ اگر خدا ہوتا اور وہ دعاؤں کو قبول کرنے والا ہوتا تو اس قدر عرصہ دراز تک جو دعائیں کی گئیں کیوں قبول نہ ہوئیں؟ مگر ایسا خیال کرنے والا اور ٹھوکر کھانے والا انسان اگر اپنے عدم استقلال اور تلون کو سوچے تو اسے معلوم ہو جائے کہ ساری نامرادیاں اس کی اپنی ہی جلد بازی اور شتاب کاری کا نتیجہ ہیں جن پر خدا کی قوتوں اور طاقتوں کے متعلق بدظنی اور نامراد کرنے والی مایوسی بڑھ گئی۔ پس کبھی تھکنا نہیں چاہئے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ ۵

احترام سے پکارتے ہیں۔ اور حاضر و غائب ہر ایک کا نام ادب سے لیتے ہیں۔ میں نے بارہا سنا ہے اندر اپنی زوجہ محترمہ سے آپ گفتگو کر رہے ہیں۔ اور اس اثنا میں کسی خادم کا نام زبان پر آگیا ہے۔ تو بڑے ادب سے لیا ہے جیسا سامنے لیا کرتے ہیں۔ کبھی تو کرکے کسی کو خطاب نہیں کرتے۔ تحریروں میں جیسا آپ کا رویہ ہے۔ "حضرت اخویم مولوی صاحب۔" اور "اخویم حبی فی اللہ مولوی صاحب" اسی طرح تقریر میں بھی فرماتے ہیں۔ "حضرت مولوی صاحب یوں فرماتے تھے۔"

☆☆☆☆☆

اس (خدا) کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد ہو جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر وہ اندر سے بھیڑیئے ہیں۔ بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر۔ عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خودپسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولا کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اسی کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

کیڈیم کے ساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات

زیورات کی دنیا میں منفرد نام

ہم واپسی پر کاٹ نہیں لیتے

میاں نسیم احمد طاہر گولڈ سمتھ

پروپرائیٹر: میاں نسیم احمد طاہر، میاں فرید یوسف

اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

فون: دوکان: ۸۳۷ گھر: ۲۱۲۱۷۵

جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصی اور

اعلیٰ انتظام

گاڑیوں کی اطمینان بخش

۔ اوورہالنگ ۔ ڈینٹنگ ۔ پینٹنگ ۔ الیکٹرک ورکس

۔ الیکٹرانک وہیل بیلنسنگ اور وہیل الائنمنٹ کے لئے

رجوع فرمائیں

راولپنڈی میں واحد بااختیار سوزوکی سروس ڈیلر

احمد موٹرز آٹوموبائیل انجنیئرز

فون ۸۴۰۴۴۵

عنایت بازار اوجڑی کیمپ مری روڈ راولپنڈی

سو فیصد خالص

سو فیصد بہتر

تاج بناسپتی

اور

توانا سن فلاور کوکنگ آئل

توانا سافٹ بلینڈ کوکنگ آئل

فون: 61543 دفتر فون: 62953

سالویکس پاکستان لمیٹڈ ملتان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو بتائی گئی عظیم خبر کی تکمیل

دنیا کے بعید ترین شمالی کونے پر اللہ کا نام بلند ہوتا ہے

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ناروے کے تاریخی سفر کی رپورٹ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ناروے کے تاریخی سفر کی رپورٹ

آج سے دو تین سال قبل حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے اوسلو کے ایک مخلص احمدی چوہدری رشید احمد صاحب (ابن مکرم چوہدری غلام حسین صاحب ربوہ) سے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ ناروے کے انتہائی شمالی مقام Nord Kapp جو قطب شمالی کے قریب ترین زمینی مقام ہے وہاں تک بذریعہ کار سفر کے انتظامات کئے جائیں۔ اس سفر سے حضرت صاحب کا مقصد ان علاقوں میں بنفس نفیس جاکر بیت الذکر کے قیام کے لئے جائزہ لینا تھا۔

نارتھ کیپ اوسلو شہر سے تقریباً اڑھائی ہزار کلو میٹر پر واقع ہے۔ لیکن جو راستہ اس سفر کے لئے اختیار کیا گیا وہ دو طرفہ کم و بیش تین ہزار کلو میٹر بنتا ہے۔ یہ سارا سفر پہاڑی پیچ دار راستوں پر مشتمل ہے۔

چوہدری رشید احمد صاحب نے اس سفر کو آسان اور خوشگوار بنانے کے لئے انتظامات کو کئی پہلوؤں سے مکمل کرنے کی کوشش کی۔ انتظامات کی تیاری کا ایک پہلو یہ تھا کہ انہوں نے کچھ عرصہ پہلے خود یہ طویل سفر اختیار کر کے سڑکوں، خوبصورت مناظر اور قیام گاہوں وغیرہ کا جائزہ لیا۔ اس تیاری کا دوسرا پہلو یہ تھا کہ وہ اشیاء جمع کی گئیں جن کی سفر میں ضرورت پڑتی ہے۔ لیکن اس میں حسن یہ تھا کہ کم سے کم اشیاء سے زیادہ سے زیادہ ضرورتیں پوری کی جا سکتی تھیں اور کوئی موقع ایسا نہ آیا کہ کسی چیز کی ضرورت پڑی ہو اور وہ مہیا نہ ہو۔

راتوں کو پڑاؤ کے لئے باقاعدہ ہٹس ریزرو کرائے گئے تھے۔ یہ ہٹس لکڑی کے بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس سفر کے جملہ انتظامات اور ان کی تفصیلات ساتھ ساتھ حضرت صاحب کی ہدایات کے مطابق طے ہوتی رہیں۔ حضرت صاحب نے اس غیر معمولی نوعیت کے سفر کے لئے ۱۶۔ جون سے ۷۔ جولائی ۹۳ء تک کی تاریخیں مقرر فرمائیں۔ چنانچہ ۱۶۔ جون کو نیو کاسل سے وینس نامی فیری میں سارے قافلے کی بکنگ کروائی گئی۔ نیو کاسل لندن سے کم و بیش ۲۸۵ میل کے فاصلے پر برطانیہ کے شمال میں ایک مشہور بندرگاہ ہے۔ جہاں سے خصوصاً سیکنڈے نیویا کے لئے بحری جہاز چلتے ہیں۔

فاصلے اور وقت کی مناسبت سے روانگی کا وقت ۱۲ بجے دوپہر مقرر ہوا۔ روانگی سے قبل حضرت صاحب نے بیت الفضل لندن میں جمع ہونے والے احباب جماعت کو شرف مصافحہ بخشا اور اجتماعی دعا کروائی۔ رستے میں بریڈ فورڈ کی امینی فیملی کے افراد مکرم نعیم اللہ امینی، مکرم ناصر احمد امینی اور مکرم محمد اشرف امینی صاحبان نے تمام افراد خاندان اور اراکین قافلہ کو دوپہر کا کھانا پیش کیا۔ نیز فیری کے طویل سفر میں شام کا کھانا، اگلی صبح کا ناشتہ اور دوپہر کا کھانا بھی پیک کر کے دیا۔ یہاں یہ ذکر بے جا نہ ہو گا کہ مکرم نعیم اللہ صاحب امینی نے اپنی مرسڈیز کار رضاکارانہ طور پر اس سفر کے لئے پیش کی جو ان کے پھوپھی زاد بھائی مکرم اختر امینی صاحب نے دوران سفر چلائی۔

فیری نے برطانیہ کا ساحل ۱۶ جون کو ۷ بجے شام چھوڑا اور ۱۷ جون کو ۲۵ گھنٹوں کے سفر کے بعد شام نو بجے ناروے کے مقام برگن کو چھوا۔ (سات بجے سے نو بجے تک ۲۶ گھنٹے بنتے ہیں لیکن دونوں ملکوں میں ایک گھنٹے کے وقت کا فرق ہے جس کی وجہ سے ۲۵ گھنٹے شمار ہوتے ہیں۔)

برگن کی بندرگاہ پر حسب ہدایت صرف تین افراد (چوہدری رشید احمد صاحب، ان کا بیٹا مظفر احمد ظفری صاحب اور مرزا محمد اشرف صاحب) استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے جنہوں نے دوران سفر ساتھ رہنا تھا۔ برگن سے امیگریشن وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد بندرگاہ کے لاؤنج میں مغرب و عشاء کی نمازیں ادا کی گئیں۔ نمازوں سے فراغت کے بعد حضرت صاحب مع قافلہ صاحبزادی طوبیٰ کو لینے ایئرپورٹ تشریف لے گئے جو اپنی تعلیمی مصروفیات کی وجہ سے قافلہ کے ہمراہ تشریف نہ لا سکتی تھیں۔ انہیں ریسیو کرنے کے بعد قافلہ برگن سے ۱۱۰ کلو میٹر کا سفر طے کرنے کے بعد رات ایک بجے ووس کے مقام پر پہنچ گیا جہاں حضرت صاحب اور تمام افراد قافلہ کے لئے قیام کا انتظام کیا گیا تھا۔ یہیں باہر گھاس پر تقریباً سوا دو بجے نماز فجر ادا کی گئی کیونکہ اس کے تھوڑی دیر کے بعد سورج ردائے شب کو چیر کر اپنی کرنیں زمین پر بچھانے لگتا ہے۔

موسم گرما کے دوران ناروے کے جنوبی حصے میں سورج کے غروب اور طلوع ہونے میں بہت تھوڑا وقفہ ہوتا ہے اور جتنا شمال کی طرف بڑھتے جائیں یہ وقفہ کم ہوتا جاتا ہے حتی کہ Arctic Circir پار کرنے کے بعد ظلمت شب کا حصار ٹوٹ جاتا ہے اور رات اور دن پر مسلسل سورج کا تسلط قائم ہو جاتا ہے۔ یعنی سورج کے طلوع و غروب کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے اور سورج ۲۴ گھنٹے کرہ ارض کے اس حصہ پر موجود رہتا ہے۔ اس کی طرز یہ ہے کہ بعد دوپہر ڈھلنا شروع ہو جاتا ہے لیکن صرف اسی قدر ڈھلتا ہے کہ افق پر موجود رہتا ہے اور پھر بلند ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ پس اس خطہ ارض کی موسم گرما کی راتیں سورج کی کرنوں سے معمور ہیں تو دن اجالے اور حسن فطرت سے بھرپور ہیں۔ گویا اگر راتیں روشن ہیں تو دن روشن تر۔

۱۷ اور ۱۸ جون کی درمیانی رات Voss کے مقام پر بسر کرنے کے بعد صبح گیارہ بجے قافلہ روانہ ہوا اور دلکش نظاروں کو ملاحظہ کرتے ہوئے ایک خوبصورت وادی میں تقریباً تین بجے ٹھہرا۔ اس جگہ کا نام Borgond تھا۔ یہیں نماز جمعہ اور نماز عصر ادا کی گئیں۔

خطبہ جمعہ میں حضرت صاحب نے دین حق کی آفاقیت جامعیت (؟) کے فیض کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ قافلہ یہاں سے روانہ ہوا تو راستے میں ایک دو جگہ صرف چائے، رات کے کھانے اور نماز مغرب و عشاء کے لئے ٹھہرنے کے سوا مسلسل سفر جاری رہا حتی کہ صبح اڑھائی بجے کے قریب ناروے کے دوسرے بڑے شہر Thornd Ween کے قریب ایک کیمپنگ گراؤنڈ میں پہنچا۔ صبح سے صبح تک کا سفر ۶۰۰ کلو میٹر تھا۔ پہاڑی راستوں اور راستے میں متعدد جگہوں پر ٹھہرنے کی وجہ سے سفر کی رفتار بہت کم ہو جاتی۔ ویسے بھی ناروے کی سڑکیں یک رویہ ہیں جہاں بسا اوقات آگے کسی سست رفتار گاڑی آ جانے کی وجہ سے میل ہا میل اس کی اتباع میں سست رفتاری اختیار کرنی پڑتی ہے۔

Storsand Gard کیمپنگ میں پہنچتے ہی نماز فجر ادا کی گئی اور پھر آرام کیا گیا۔ صبح ساڑھے دس بجے ہمارے قافلہ نے یہاں سے کوچ کیا اور ایک خوبصورت مقام Nesna کی طرف روانہ ہوا۔

کوچ سے پہلے مکرم مرزا محمد اشرف صاحب آف اوسلو اور مکرم کلیم خاور صاحب آف لندن نے قافلہ کے لئے دوپہر اور شام کا کھانا تیار کر لیا تھا۔ سارے سفر کے دوران بنیادی طور پر ان دونوں نے ہی کھانا پکانے کا اہتمام کیا۔

Storsand Gard کیمپنگ سے ۴۵۰ کلو میٹر کا سفر کر کے Levang کے مقام پر پہنچے جہاں سے پھر ۲۵ منٹ کی فیری کے ذریعے Nesna شہر کے کنارے پہنچے۔ شہر کے ساتھ ہی نیسنا کیمپنگ کے مقام پر ہٹوں میں قیام کیا گیا۔ اس پر فضا اور حسین وادی میں افراد قافلہ اور حضرت صاحب کے خاندان نے سیر، کشتی رانی، مچھلی کے شکار، کھیل اور کھانا پکانے اور کھانے میں وقت گزارا۔ حضرت صاحب نے سیر، کرکٹ کھیلنے، کشتی رانی وغیرہ مشاغل میں حصہ لینے کے علاوہ کھانا بھی پکایا۔

یہاں سے اگلے روز مورخہ ۲۱ جون کو ناروے کے ایک اہم شہر ناروک کی طرف روانہ ہوئے۔ ۵۰۰ کلو میٹر کا سفر طے کرتے ہوئے شام کو ناروک کیمپنگ میں پہنچے یوں تو ناروے کی کئی بندرگاہیں ہیں لیکن ناروک کی بندرگاہ یورپ کے لئے انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ اس سمندر میں خدا تعالیٰ کی خاص قدرت کے تحت گرم پانی کی ایسی لہر رہتی ہے جو اردگرد منفی ۴۰ ڈگری کی سردی میں بھی منفی ۴ ڈگری سے نہیں بڑھتی۔ اس لئے باوجود اس کے کہ اردگرد کے علاقے برف سے گھرے ہوئے ہوتے ہیں یہ بندرگاہ کھلی رہتی ہے اور یہاں نقل

وحرکت جاری رہتی ہے۔

ناروے کے اس شہر سے سویڈن کے شہر کرونا کو سڑک اور ریل کی پٹڑی سے ملایا گیا ہے۔ ناروک سے کرونا قریبا ۲۵۰ کلو میٹر کے فاصلہ پر ہے۔ کرونا میں دنیا کا بہترین لوہا نکلتا ہے جسے ٹرین کے ذریعے ناروک لایا جاتا ہے اور پھر یہاں سے دوسرے ملکوں کو برآمد کیا جاتا ہے۔ انہی وجوہات کی بناء پر جنگوں میں ناروک کو ڈینش اور جرمن فوجوں نے یک بعد دیگرے فتح کر کے اپنے قبضہ میں لیا۔

حضرت صاحب نے ناروک سے کرونا تک بذریعہ ریل سفر کیا۔ آپ کے ہمراہ آپ کی فیملی اور قافلہ کے پانچ اراکین (مکرم چوہدری رشید احمد صاحب آف اوسلو، میجر محمود احمد صاحب، ملک اشفاق احمد صاحب، نبیل خالد ارشد صاحب اور خاکسار ہادی علی) تھے۔ خوبصورت وادیوں، نیلگوں جھیلوں اور برف پوش پہاڑوں کے درمیان ریل کا یہ سفر تین گھنٹے پر مشتمل تھا۔ اسی دن بعد دوپہر چھ بجے کے قریب یہ قافلہ واپس ناروک پہنچ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ظہر اور عصر کی نمازیں ادا کی گئیں۔ پھر حضرت صاحب اپنی فیملی کے ساتھ کشتی رانی کے لئے ایک Fjord میں تشریف لے گئے جہاں دو گھنٹے کے لگ بھگ تفریح کے بعد واپس اپنے ہٹوں میں تشریف لے آئے اور نماز مغرب و عشاء اور کھانے سے فارغ ہو کر آرام فرمایا۔

ناروک آرکٹک سرکل کے اس پار ہے جہاں سورج غروب نہیں ہوتا چنانچہ گذشتہ دو تین روز تو ایسا ہوتا رہا کہ آسمان پر مسلسل بادلوں کی راجدھانی رہی جس کی وجہ سے فجر کی نماز کے بارہ میں یہی گمان ہوتا تھا کہ گویا طلوع شمس سے قبل ادا کی جا رہی ہے اور مغرب و عشاء کی نمازوں کے بارے میں یہ خیال ہوتا تھا کہ گویا غروب آفتاب سے پہلے ادا کی جا رہی ہے لیکن اس شب (یعنی ناروک میں دوسری رات) سورج گھنیرے بادلوں کو دور دھکیل کر بڑی فاتحانہ شان سے چاشت کے وقت کی بلندی پر چمک رہا تھا اور رات کے عمومی وقت میں دھوپ نے دن کا اجالا کر رکھا تھا۔

اگلے دن مورخہ ۲۳ جون ناروک سے روانہ ہو کر قریباً ۵۲۵ کلو میٹر کا سفر طے کر کے یہ قافلہ آلٹا ALTA کے مقام پر پہنچا۔ جہاں اس رات کے قیام کے لئے بکنگ کروادی گئی تھی مگر وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ ہٹوں کے مالک کی غلطی سے ہمارے لئے ریزرو کی ہوئی جگہ کسی اور کو دے دی گئی اور ہمارے ٹھہرنے کے لئے کوئی جگہ نہیں۔

پس قافلہ کے لئے اس کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا کہ کوئی اور جگہ تلاش کی جائے۔ اس روز صبح ناروک سے چلتے وقت حضرت صاحب نے خاص تاکید کی تھی کہ آج جس قدر جلد ہو سکے سفر شروع کیا جائے تاکہ اگلی منزل پر جلد پہنچ جائیں۔ اس ارشاد میں خدا تعالیٰ نے یہ حکمت بھر دی کہ اگلی منزل میں دیر سے پہنچنے کی صورت میں جو پریشانی قیامگاہ میسر نہ آنے کی وجہ سے اٹھانی پڑنی تھی اس سے بچ گئے۔ چنانچہ جلد ہی دوسری قیامگاہ تلاش کر لی گئی اور ہر قسم کی پریشانی سے بچ گئے اور یہاں ضرورت کے مطابق ہٹ مل گئے۔ شام کے کھانے کے بعد نماز مغرب و عشاء ادا کی گئیں اور پھر آرام کیا گیا۔

اگلے روز نماز فجر کی ادائیگی، ناشتہ اور سفر کی تیاری کے بعد صبح نو بجے کے قریب قافلہ Nord Kapp کی طرف روانہ ہوا۔ اور تقریباً دو سو کلو میٹر کا فاصلہ طے کر کے Kaf Fjord کے مقام پر پہنچا جہاں سے فیری کے ذریعہ جزیرہ Mageroya کی فیری پورٹ پر پہنچا۔ جزیرہ مگرویا میں ہی قطب شمالی کی طرف کرہ ارض کا انتہائی مقام نارڈ کیپ واقع ہے۔ کفجورڈ کے مقام پر فیری کی آمد میں ابھی تقریباً آدھ گھنٹہ باقی تھا چنانچہ حضرت صاحب نے یہاں مچھلی کا شکار کیا سمندر کا یہ سفر ۴۰ منٹ کا تھا۔ فیری سے اترنے کے بعد تقریباً ۲۰ کلو میٹر پر کرکپور گاؤں گئے۔ یہاں بھی ہٹوں میں سامان رکھنے کے بعد مچھلی کا شکار کیا گیا۔ مچھلی تلنے کا مصالحہ حضرت صاحب نے خود تیار کروایا جس کا نسخہ یہ تھا کہ نمک اور مرچ پیمانے کے اعتبار سے برابر۔ مثلاً تناسب اس طرح تھا کہ نمک تین چمچ، سرخ مرچ بھی تین چمچ۔ پسی ہوئی اجوائن ایک چمچ اور پسا ہوا سفید زیرہ ایک چمچ۔ چاروں چیزوں کو ملا کر مچھلی کو لگایا گیا اور اس طرح تلا گیا کہ مچھلی کا جلد والا حصہ فرائی پین کی سطح کے ساتھ تھا اور گوشت والا حصہ جس پر مصالحہ تھا اوپر کی طرف تھا لیکن تیل میں ڈوبا ہوا تھا۔ مچھلی کو ایک بار بھی پلٹا نہیں گیا بلکہ نیچے سے آگ کی حرارت اور اوپر سے تیل نے مچھلی کو تل دیا تھا۔

یہ مقام چونکہ نارتھ کیپ کے بالکل ساتھ تھا یہاں راتوں کو بھی دن کا بھرپور اجالا تھا اور دن کا ہر رخ نرالا تھا۔ رات کے کھانے کے بعد حسب پروگرام پونے بارہ بجے نارتھ کیپ کے لئے روانگی کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED

FOR GENUINE TOYOTA PARTS
47, TIBET CENTRE M.A. JINNAH ROAD KARACHI TELE: 7724606-7-9

AL-FURQAN MOTORS (PVT) LTD.

TOYOTA - DAIHATSU

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز
۴۷۔ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ۔ کراچی ۳
فون نمبر: ۷۷۲۴۶۰۶
۷۷۲۴۶۰۷-۷۷۲۴۶۰۹

احمد برادرز
•۔ فرج •۔ فریزر
•۔ کوکنگ رینج •۔ گیزر
•۔ واشنگ مشین
•۔ ہیٹر کیلئے
شہناز پلازہ
چاندنی چوک
راولپنڈی
فون: ۷۲۰۹۵۸
۸۴۱۰۴۵

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکرم جیولرز
بازار فیصل کریم آباد چورنگی
کراچی
پروپرائیٹرز:
میاں عبداللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز
فون: ۶۳۲۵۵۱۱
۶۳۳۰۳۴۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیاری تھی۔

نارتھ کیپ Nord Kapp یہاں سے صرف بارہ کلومیٹر کے فاصلہ پر تھا ایسی جگہ کہ جس کے آگے نہ زمین ہے نہ انسانی زندگی۔ یہاں کی فضا میں پہلی دفعہ احمدیت کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی توحید کی صداؤں نے ارتعاش پیدا کرنا تھا۔ اور اس سرزمین میں حضرت امام جماعت احمدیہ کی اتباع میں ایک مختصر قافلہ نے پنجوقتہ باجماعت نمازوں میں جبین نیاز خدائے واحد و یگانہ کے حضور سجدہ ریز کرنی تھیں

الحمد و شکر اور جذبات ایمانی سے لبریز دلوں پر ایک خاص کیفیت طاری تھی۔ رات کے پونے بارہ بج رہے تھے اور سورج ابھی پہاڑیوں پر اپنی کرنیں پھیلائے افق پر موجود تھا۔ موسم بہت خوشگوار تھا۔ ابھی قافلہ روانہ ہی ہوا تھا کہ موسم نے اپنا رخ بدلا اور اچانک دھند کے بادل نے اس علاقہ کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اسی اثنا میں قافلہ نارتھ کیپ پہنچ گیا۔ پارکنگ میں کاریں پارک کیں۔ ہر طرف دھند ہی دھند تھی۔ یہ دھند بڑی گہری اور سردی کی لہر سے پر تھی۔ یخ بستہ ہوا کپڑوں کو چیرتی ہوئی جسموں میں جھرجھریاں ڈال رہی تھی۔

ایک کھلی جگہ میں آلے کے ذریعہ قبلہ رخ کا پتہ کر کے مناسب جگہ پر نماز مغرب و عشاء کے لئے صفیں بچھا دیں گئیں۔ زمین کے اس آخری شمالی کنارے پر پہلی باجماعت نماز کے لئے پہلی (اعلان توحید) کہی گئی۔ یہ سعادت مکرم مرزا محمد اشرف صاحب آف اوسلو کو اور پہلی تکبیر کی سعادت مکرم مبارک احمد صاحب ظفر کو نصیب ہوئی۔

حضرت صاحب نے نماز مغرب کی پہلی رکعت میں سورہ زلزال اور دوسری رکعت میں سورہ النصر کی تلاوت فرمائی۔ نماز عشاء کی پہلی رکعت میں آیت الکرسی اور دوسری رکعت میں سورہ آل عمران کی آیت۲۶، ۲۷ اور ۲۸ ...... تک تلاوت فرمائیں۔

نماز مغرب و عشاء کے بعد نوافل اور وتر کی ادائیگی کے بعد حضرت صاحب قریبی عمارت میں تشریف لئے گئے جہاں قطب شمالی اور نارتھ کیپ کے علاقہ کے بارہ میں مختلف معلومات پر مبنی تختیوں اور فلموں وغیرہ کو ملاحظہ فرمایا۔ ٹیلی فون بوتھ سے ٹیلی فون بھی کئے۔ تھوڑی دیر کے بعد نماز فجر کا وقت ہو گیا تو وہیں اس عمارت کے ایک کونے میں صفیں بچھا دی گئیں۔ مکرم مرزا محمد اشرف صاحب نے (اعلان توحید) دی اور حضرت صاحب نے نماز پڑھائی۔ بعد ازاں یہ قافلہ واپس اپنی قیام گاہ میں آگیا۔

دوپہر ایک بجے قافلہ پھر نارتھ کیپ کے لئے روانہ ہوا۔ اس روز بھی آسمان پر بادل چھائے رہے۔ کبھی کبھی سورج کی کرنیں ان تہہ در تہہ بادلوں کو چیر کر پہاڑیوں کی چوٹیوں پر پھیلنے لگتیں لیکن پھر جلد ہی بادل کرہ ارض پر چھتری تان دیتے۔ اس روز بھی سردی کافی تھی اور تیز ہوا بھی چل رہی تھی۔ نارتھ کیپ کا کنارہ بھی سردی اور دھند میں ڈوبا ہوا تھا۔ وہاں عمارت میں ایک ایسا مقام مل گیا جو ہال کے کونے میں واقع تھا اس جگہ ناروے کا ایک بادشاہ ٹھہرا تھا۔ اس کی یاد میں اس جگہ کو جنگلے سے محیط کر کے کارپٹ بچھا کر صاف ستھرا رکھا گیا ہے۔ اور تاریخی حیثیت کا حامل بنایا گیا ہے۔ اس جگہ پر نماز جمعہ اور عصر کی نمازیں ادا کی گئی دونوں (اعلان توحید) حسب سابق مرزا محمد اشرف صاحب نے دیں اور حضرت صاحب نے مورخہ ۲۵ جون ۱۹۹۳ء کو قطب شمالی میں پہلا تاریخی خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس طرح دین حق کی تاریخ میں پہلی مرتبہ قطب شمالی میں نماز جمعہ اور دیگر نمازیں باجماعت ادا کی گئیں۔

نمازوں کے بعد اس عمارت میں ایک ہال کے اندر شمالی ناروے کے مکینوں کی بودوباش، وسائل زندگی، موسموں، پرندوں، چرندوں، نباتات، جنگلات، سمندروں، اور پہاڑوں وغیرہ کے بارہ میں معلوماتی فلم ملاحظہ کرنے کے بعد حضرت صاحب بمع افراد قافلہ قیام گاہ کے لئے واپس روانہ ہو گئے۔

قیامگاہ میں پہنچنے کے بعد حضرت صاحب نے لندن سے بذریعہ فیکس موصولہ پیغامات اور دفتری امور کے بارہ میں فیصلہ جات اور ہدایات ارشاد فرمائیں۔ دفتری کام سے فراغت کے بعد آرام فرمایا اور تھوڑی دیر بعد ارد گرد کے پہاڑوں پر مع افراد خاندان سیر کے لئے روانہ ہو گئے۔ وہاں سے تقریباً ساڑھے دس بجے (شب) واپس ہٹس میں تشریف لائے اور نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد کھانا تناول فرمایا۔

اگلے روز صبح آٹھ بجے یہ قافلہ واپسی کے سفر کے لئے روانہ ہوا اور تقریباً ۱۵۔ منٹ کی مسافت کے بعد ساحل پر پہنچا جہاں سے بذریعہ فیری چالیس منٹ کا سفر طے کر کے کنجورڈ کے مقام پر پہنچا۔ وہاں سے کاروں پر چل کر سارا دن سفر طے کر کے

دانت اچھے صحت اچھی
دانت نکالنا کوئی علاج نہیں
دانت مت نکلوایئے
دانت درد کا فوری علاج
سالہ تجربہ کار 35
دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔
دانتوں کے کراؤن بنوانے کیلئے تشریف لاویں
شریف ڈینٹل کلینک ربوہ فون 418
دانتوں اور مسوڑھوں کی جملہ امراض مثلاً پائیوریا
ماسخورہ، خون کا آنا، پانی کا گرم اور سرد لگنے کا
تسلی بخش علاج ؛ فل سیٹ کے ماہر
ٹیڑھے اور بدصورت دانت سیدھے اور خوبصورت کیئے جاتے ہیں

ہر قسم کے موٹر سائیکل سوزوکی، یاماہا، ھنڈا، کاواساکی کے سپیئر پارٹس اور ٹائر و ٹیوب کے اصل پرزہ جات تھوک و پرچون حاصل کرنے کیلئے رابطہ کریں۔
ایم کاشف آٹوز انجنیئرز
حسین آگاہی روڈ بالمقابل علمدار حسین کالج ملتان
فون: 92-061-520662 ؛ فیکس
32971
73497

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر
RJ
الرحیم جیولرز
پہلی منزل بھایانی چیمبرز
خورشید مارکیٹ حیدری
کراچی - فون 664-0231
664-3442
فیکس (92-21) 6643299

جدید یونانی طریقہ علاج کا مرکز
ہر قسم کے پیچیدہ امراض کے علاج کے لئے تشریف لائیں
الیاس دواخانہ
مستورات کیلئے معائنہ کا معقول انتظام ہے۔ نیز ہر قسم کی دیسی ادویات بھی دستیاب ہیں
حکیم الیاس احمد رجسٹرڈ طبی کونسل پاکستان۔ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شام آٹھ بجے MAL-SKL -- V-POESEN کی کیمپنگ میں پڑاؤ کیا۔ آج کا طے کردہ فاصلہ ۶۱۵ کلومیٹر تھا۔ کھانے کے بعد نماز مغرب و عشاء ادا کی گئیں۔ رات کے گیارہ بج چکے تھے۔ سورج بظاہر ڈھلتا ہوا معلوم ہو رہا تھا لیکن بدستور سرخ اور نارنجی افق پر ٹھہرا ہوا تھا۔ اسی اونچائی پر سے پھر ایک بجے کے بعد اوپر اٹھنا شروع ہوا۔ آدھی رات کا سورج آج ہر ایک نے بالکل صاف مشاہدہ کیا۔

نماز فجر ۴ بجے سورج کی موجودگی میں ادا کی گئی۔ اس کے بعد آرام کیا اور پھر ۸ بجے اٹھ کر رخت سفر باندھا۔ یہاں سے دس بجے روانہ ہو کر ۳۲۸ کلومیٹر سفر کر کے ناروے کی مشہور وادی لوفوٹے Lofoten میں Sandvika کی کیمپنگ میں قیام کیا۔ آج کے سفر میں Melbu سے Fiskedbol تک فیری کا سفر بھی شامل تھا۔ لوفوٹن کا وسیع و عریض علاقہ اپنی خوبصورتی اور دلکشی کے لحاظ سے ناروے میں بھی اور دنیا کے طول و عرض میں بھی مشہور ہے۔ روایتی ماہی گیروں کی بستیاں رنگین قدرتی مناظر اور کھلے سمندر میں وھیل مچھلیوں کی کھیل کود وغیرہ اس علاقہ کی خصوصیات ہیں۔ بعض جگہ سمندر کے ساکت و جامد ٹکڑوں میں چھوٹی چھوٹی چٹانیں خدا تعالیٰ کی خوبصورت قدرت اور دلربا صنعت گری کے دلفریب نظارے پیش کرتی ہیں۔ خصوصاً" اس جگہ شام اس طرح ٹھہری ہوئی محسوس ہوتی ہے کہ انسان مسحور ہو جاتا ہے اور یوں لگتا ہے کہ ساری کائنات سحر انگیز لمحوں میں ٹھہر گئی ہے۔

اس پر کشش وادی میں دو دن قیام کیا۔ دن گردونواح کے قدرتی مناظر کی سحر انگیزیوں میں سرک گئے۔ ۲۸ جون کی رات کو بھی دن کا سماں تھا لیکن مجبوراً ان چند لمحات کو رات کا تصور دے کر کچھ سو لیا۔ اسی اثناء میں گھڑی پر تاریخ بھی ۲۹ ہو گئی اور ادھر۔

کھلتے ہی آنکھ کوچ کا نقارہ بج گیا صبح سات بجے روانہ ہو کر ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد ہم Moskenes پہنچے۔ یہاں ساحل پر فیری کے انتظار میں ایک گھنٹہ رکنا پڑا۔ اس دوران حضرت صاحب نے مچھلی کے شکار کے لئے سمندر میں کانٹا پھینکا اور جلد ہی ایک مچھلی ہاتھ آ گئی۔ قریب ہی ایک جرمن سیاح جوڑا بڑی حیرت سے یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ عورت نے بتایا کہ گزشتہ پندرہ دن سے وہ مچھلی کے شکار کی کوشش میں ہیں مگر ایک چھوٹی سی مچھلی بھی نہ پکڑ سکے حضرت صاحب نے وہ مچھلی انہیں تحفے کے طور پر دے دی اور ساتھ ہی کانٹا بھی دے دیا تھوڑی دیر میں انہوں نے ایک مچھلی پکڑ لی اور خوشی سے پھولے نہ سمائے۔ اس جوڑے نے ہمارے ساتھ ہی بورڈ تک سفر کیا۔ دوران سفر انہیں دین کے بارے معلومات بہم پہنچائی گئیں۔

اس سارے سفر کے دوران جہاں جہاں بھی موقعہ ملتا رہا لوگوں کو پیغام حق پہنچایا جاتا رہا اور احمدیت پر جو لٹریچر ساتھ لے گئے تھے تقسیم کیا جاتا رہا۔ نیز حضرت صاحب نے مختلف اوقات میں ناروے کے شمالی علاقوں میں احمدیت کے نفوذ کے بارہ میں، خاص طور پر اس علاقہ کے پرانے باشندوں مثلاً رینڈیر پالنے والی قوم کے لوگوں کے ساتھ رابطہ قائم کر کے انہیں دعوت حق دینے کی منصوبہ بندی کرنے کے لئے ہدایات جاری فرمائیں۔

چار گھنٹے کے سمندری سفر کے بعد قافلہ (DODO) کے شہر کے باہر ایک انتہائی پر فضاء اور برف پوش پہاڑوں کے درمیان Saltatralmen کیمپنگ گراؤنڈ میں پہنچا۔ اس جگہ کے پاس ہی ایک فیوڈ (Fjord) ہے جس کا پانی ہر چھ گھنٹے کے بعد اپنا رخ بدلتا ہے یعنی ایک دفعہ پانی تیزی کے ساتھ اندر آتا ہے اور دوسری دفعہ بڑی تیزی سے سمندر میں واپس چلا جاتا ہے۔ یہ جگہ بھی حسن اور دلکشی کے لحاظ سے اپنی مثال آپ تھی۔

سمندر کے اس حصہ میں وھیل مچھلی کثرت کے ساتھ پائی جاتی ہے اور اکثر اٹھکیلیاں کرتی ہوئی فیری سے نظر آتی ہیں غالباً" اسی وجہ سے بڑی کثرت سے سیاح اس راستہ پر سفر کرتے ہیں وادی بھی قدرت خداوندی کا دلآویز شاہکار تھی۔ کہیں سحر انگیز نظاروں کا ٹھہراؤ کہیں چٹانوں کے کٹاؤ۔ ہر طرف خدا تعالیٰ کی قدرت کا حسن ایسا بکھرا ہوا ہے کہ انسان مبہوت رہ جاتا ہے

یہاں رات بسر کر کے ۳۰ جون کی صبح کو روانہ ہوئے اور رات کو کیمپنگ میں پہنچے۔ یہ وہی مقام ہے جہاں جاتے وقت بھی قافلہ ٹھہرا تھا۔ صبح اوسلو کے لئے روانگی تھی۔ چنانچہ قافلہ ناروے کی مشرقی سرحد کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے دوپہر کے وقت ایک بڑی جھیل کے کنارے واقع ہوٹل میں پہنچا جہاں جھیل کے کنارے مکرم شیخ نثار احمد صاحب اور ان کی فیملی نے حضرت صاحب اور افراد قافلہ کے لئے دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ (مکرم نثار احمد صاحب مکرم ہادی علی صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر کے بہنوئی اور خالہ زاد بھائی ہیں۔ ادارہ) وہاں سے روانہ ہو کر شام سات بجے حضرت صاحب مع افراد قافلہ بیت نور احمدیہ مشن ہاؤس اوسلو میں بخیریت پہنچ گئے جہاں احباب نے حضرت صاحب کا والہانہ استقبال کیا۔ اس طرح نارتھ کیپ کا مسلسل ۱۶ دن کا سفر ختم ہوا۔

اوسلو میں حضرت صاحب نے چار دن قیام فرمایا جس میں حضرت صاحب نے دو صد سے زائد خاندانوں کو ملاقات کا شرف بخشا۔ مجلس خدام الاحمدیہ و مجلس انصار اللہ کے اجتماعات سے خطاب فرمایا۔ خطبہ جمعہ کے علاوہ مجالس عرفان اور پریس انٹرویوز میں مصروف رہے۔ بوزنین مسلمانوں کو خطاب فرمایا۔ ان کے سوالات کے جواب دیئے اور ان کے پیش کردہ ثقافتی پروگراموں کو ملاحظہ فرمایا۔

اوسلو سے مورخہ ۵ جولائی کو روانہ ہو کر حضرت صاحب سویڈن تشریف لے گئے جہاں دو دن اور ایک رات قیام فرمایا۔ افراد جماعت سے ملاقاتیں کیں۔ مجلس عاملہ سویڈن سے خطاب فرمایا۔ مشن ہاؤس گوٹن برگ کی توسیع کی سکیم ملاحظہ فرمائی بوزنین احباب سے گفتگو ہوئی اور ان کے سوالات کے جواب دیئے اور مورخہ ۶ جولائی ۱۹۹۳ء کو بذریعہ بحری جہاز لندن کے لئے روانہ ہو گئے۔

اس طرح یہ تاریخی سفر اپنی تمام برکتوں اور کامیابیوں کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن ۷ جنوری ۹۴ء)

نئی سوزوکی سیمورائی 80 cc اور ننجا ماسٹر 100 cc خریدنے کیلئے تشریف لائیں
• سوزوکی چلائیے • احمدی بھائیوں کیلئے خصوصی رعائیت • پٹرول بچائیے
SUZUKI ننجا ایس آر NINJA SR
منظور شدہ ڈیلر : سوزوکی موٹر سائیکل
ہمارے ہاں سوزوکی موٹر سائیکل اور جینوئن سپیئر پارٹس اور تربیت یافتہ مکینک کا انتظام ہے۔
منیر آٹوز
بالمقابل علمدار حسین کالج
حسین آگاہی روڈ ملتان
فون : 72960 73497 32971
FAX : 92-061-520662 SALE SERVICE SPAIR PARTS

۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت
حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان

خواتین کے لیے انتظام کے ساتھ
خداوند کریم کی رحمت سے 80 اسی سال سے زیادہ عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے ان کی دعائیں حاصل کر رہا ہے، آپ بھی اپنی دیرینہ خواہشات کی تکمیل کیلئے خود مل کر یا بذریعہ ڈاک علاج و مشورہ کر سکتے ہیں
اولاد سے محرومی ○ اولاد نرینہ کی خواہش ○ اولاد کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا
اٹھرا ○ لیکوریا ○ ایام کی بے قاعدگی
بچوں کا سوکھا ○ گرمی ○ گیس ○ شوگر وغیرہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
ہیڈ آفس : پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
سب آفس : چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
فون : 218534-219065
محمود آباد 3 کراچی 44 نزد پوسٹ آفس PP. 548179
نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ ملتان PP. 510564
نارووال روڈ چوک قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ
نزد لاری اڈہ اقصیٰ چوک ربوہ ضلع جھنگ 906
کوٹھی 2029 سٹریٹ 32 سیکٹر آئی 10/2 اسلام آباد

دانت مت نکلوائیے

دانت درد کا فوری علاج ممکن ہے

مسوڑھوں کا پھولنا، پائیوریا، دانتوں کو ٹھنڈا گرم پانی لگنا
دانتوں سے خون پیپ کا آنا، مسوڑوں کا پھولنا
دانتوں کا ہلنا۔ تمام امراض کے مستقل
علاج کے لیے تشریف لائیں

فل سیٹ کے ماہر

دانت جرمن اور لندن کے جدید طریقہ سے فکس کیے جاتے ہیں

پرانا اڈہ لاریاں چنیوٹ
میں آپکے پرانے خادم
فون : ۹۴۵۰

بشیر ڈینٹل کلینک چنیوٹ

گلشن بشیر

سرگودھا شہر کی رہائشی سکیموں میں ارزاں ترین رہائشی منصوبہ
قینچی موڑ سرگودھا لاہور روڈ نیو سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا
ذاتی، تجارتی اور کاروباری حضرات کے لیے
اپنا ذاتی گھر بنانے کا سنہری موقع

250 روپے فی مرلہ ماہانہ اقساط پر

خصوصیات: میٹھا پانی ۔ بجلی ۔ سیوریج ۔ سڑکیں ۔ سکول

30 مارچ 1994 تک بکنگ کرانے والے 2 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی تمام اقساط معاف
علاوہ ازیں کوکن سٹی ایک ہزار روپے فی پلاٹ تمام رقم بذریعہ ڈرافٹ یا کراس چیک بنک میں جمع کرانا ہوگی

مسلح افواج اور سرکاری ملازمین کے لیے 5 اقساط کی چھوٹ

مزید تفصیلات کے لیے
فخر اسٹیٹ ایجنسی اینڈ کالونی آرگنائزرز
قینچی موڑ گلشن بشیر کالونی۔ سرگودھا
فون 721762، 64641

احمد ڈینٹل کلینک

دانتوں کا معائنہ **مفت**

ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد

طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
۴ بجے تا ۸ بجے شام

پاک گولڈ سمتھ

اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب
فون : ۶۴۳ ، ۵۵۰

خواتین توجہ فرمائیں

سلائی ● کڑھائی ● چائنیز اور
کانٹینینٹل کھانے سیکھئے
(چھٹی بروز اتوار سوموار)

رابطہ کیلئے: **عطیہ اکیڈمی** ۱۲/۲۱ دارالصدر جنوبی ربوہ

باجوہ ڈیکوریشن اینڈ جنرل سٹور

باجوہ مارکیٹ گول بازار ربوہ

فون : دکان ـــ 568

ڈے اینڈ نائٹ کار سروس

پروپرائیٹر: مقبول احمد باجوہ

جدید ترین ۔ باسہولت

لال پمپ
عزیز پمپ

مکمل گارنٹی۔ مکمل میٹریل۔ بورنگ اور
تسلی بخش فٹنگ کی سہولت کیساتھ پیش
کرتے ہیں

ڈیلر: خان سینیٹری ورکس اقصیٰ روڈ ربوہ
فون : ۱۳۱

رانا ویسٹ پینٹ ہاؤس
رانا سٹیل ہاؤس

قلعہ کالروالا (سیالکوٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

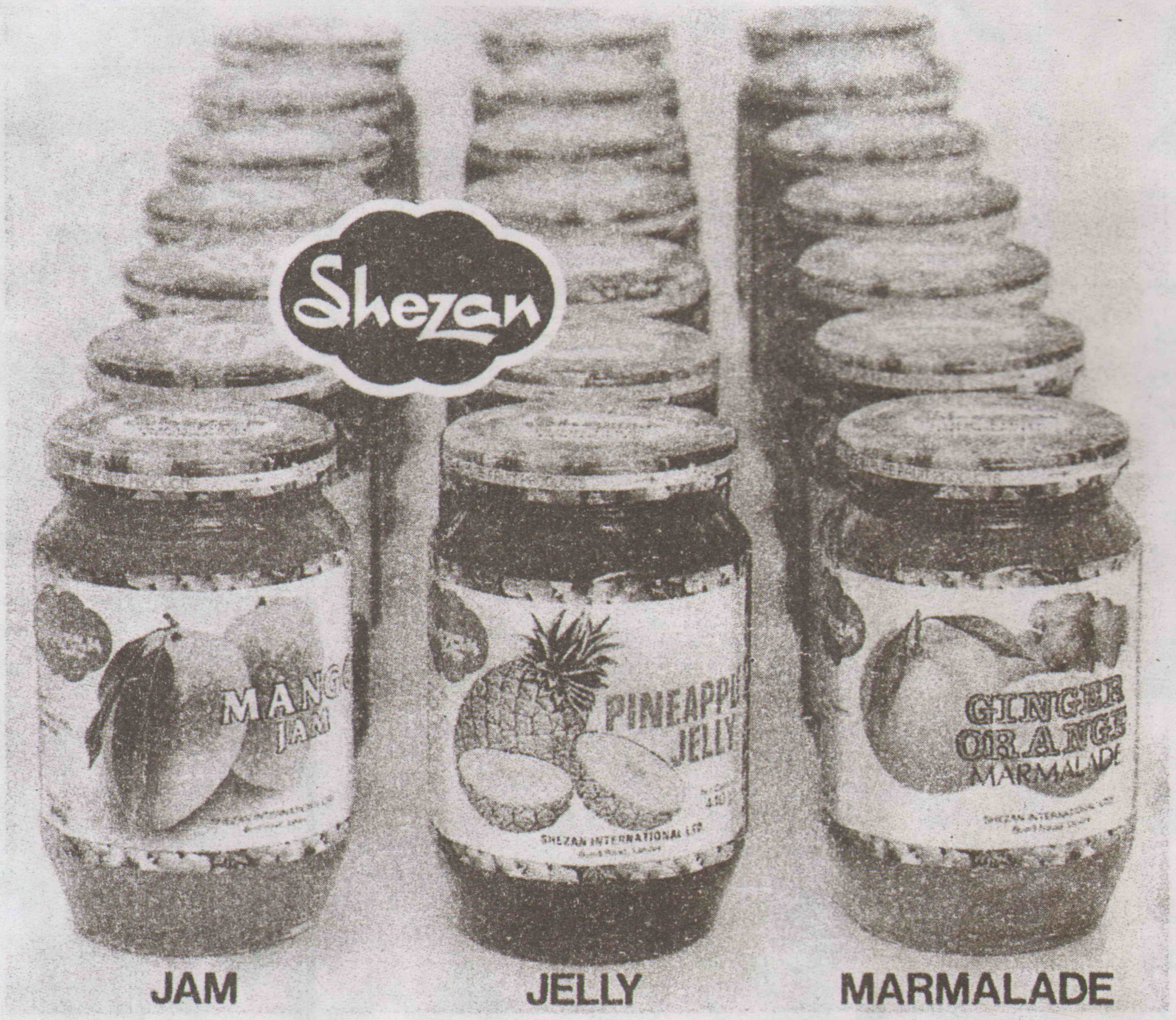

JAM JELLY MARMALADE

the most delicious form of fresh fruits

The Largest Processors of Fruit Products in Pakistan.

SHEZAN INTERNATIONAL LIMITED

Lahore Karachi

M.T.A
کی نشریات بالکل
صاف اور واضح دیکھنے
کیلئے ۸' مضبوط اور
معیاری
مکمل ڈش انٹینا
امپورٹڈ ریسیور کے ساتھ
۹۵۰۰ روپے میں
ٹی وی پوائنٹ
بالمقابل تھانہ کوتوالی فیصل آباد
فون ۳۰۸۰۶ رہائش ۶۸۰۳۷۳

بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج

بیرون جماعت کے مریض اپنے تفصیلی حالات لکھ کر دوا منگوا سکتے ہیں یا سوالنامہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر طلب کریں

دعا اور دوا دونوں ضروری ہیں

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

ناصر دواخانہ ربوہ (رجسٹرڈ)

فون ۲۱۴۳۴ / ۲۱۲۴۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سینیٹری ماسٹر

دانیال سینیٹری ورکس اقصیٰ چوک ربوہ

DANIYAL SANITARY WORKS

مکمل سامان سینیٹری، پائپ GI اور PVC معیاری اور قابل اعتماد باتھ روم فٹنگ کے علاوہ لال پمپ اور فائبر گلاس ٹنکی کیلئے تشریف لائیں۔ داؤد احمد ناصر

فون رہائش: 04524-212003

ربوہ میں کامیاب ادارہ

اندرون ملک یا بیرون ملک کسی بھی ایئر لائن میں سفر کیلئے نہایت ارزاں ٹکٹیں، سیٹ کنفرمیشن کی ضمانت کے ساتھ

• نیز فیصل آباد کراچی کیلئے ایرو ایشیا کی روزانہ سروس

دفتر اوقات: صبح ۹ تا ۶ بجے شام

احمد ٹریولز انٹرنیشنل

بالمقابل ایوان محمود ربوہ

فون: 211550

بے اولاد

مردوں کیلئے کورس

SPERMATOZOA COURSE Rs 250/-

عورتوں کیلئے کورس

بانجھ پن کورس STERILITY COURSE Rs 130/-

اٹھراء کورس ATHRA COURSE Rs 125/-

موجد: ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر

تفصیلی لٹریچر مفت

کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ

فون: سیلز: 21283 دفتر 771 کلینک: 606

ہر قسم کے زیورات کا مرکز

شریف گولڈ سمتھ

اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 649

بفضل خدا تعالیٰ بہترین ڈش انٹینا کیلئے آپکے جانے پہچانے پرانے آزمودہ اور تجربہ کار

THE WORLD IN YOUR HOME

فون: 211274

رہائش: 212487

ڈش ماسٹر

اقصیٰ روڈ ربوہ

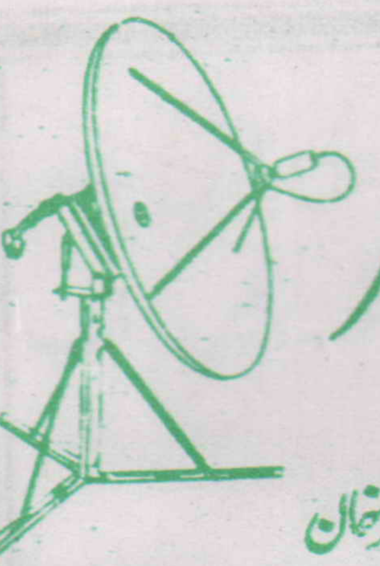

پروپرائٹر: بشارت احمد جہان

الحمد جیولرز

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان

اقصیٰ روڈ ربوہ فون: ۲۱۱۱۵۹

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں

ہر قسم ڈش انٹینا خریدنے کے لئے

قیمت ۱۱۵۰۰/- ڈش، ۱۲ / مع مکمل فٹنگ

نیو محمود ٹیلیویژن

۲۱۔ مال روڈ۔ لاہور فون: ۳۵۵۴۲۲، ۲۲۶۵۰۸

گلشن بیکرز رحمت بازار ربوہ

اچھی صحت کا راز اچھی غذا

ہمارا تعاون آپکے خاندان کی صحت کا ضامن

گلشن بیکری

الناصر مارکیٹ نزد ایوان محمود جنوبی گیٹ ربوہ

تقریبات کیلئے مال آرڈر پر بھی سپلائی کیا جاتا ہے

سرمہ طفیل ● **عرق نور**

کورس ۳ شیشی — معدہ کیلئے مفید

قیمت -/۱۲ — قیمت -/۲۰

مرض مریض کی نبض دیکھ کر بتائی جاتی ہے

حکیم محمد طفیل ۵/۷ کوٹھہ کلاتھ۔ ربوہ

فون ۴۔۷۰

سلسلہ احمدیہ کا ترجمان

روزنامہ الفضل ربوہ اور

ہر قسم کے علمی، ادبی، ملکی و غیر ملکی اخبارات اور رسائل تقسیم کرنے والا واحد ادارہ

فرزانہ لائبریری میلاد چوک صدر۔ راولپنڈی

تاریخی، علمی، ادبی، ملکی و غیر ملکی، نئی اور سیکنڈ ہینڈ کتب کی خرید و فروخت کے لئے نیز کرایہ پر حاصل کرنے کے لئے۔

میری لائبریری قیصر پلازہ ٹین بازار صدر۔ راولپنڈی

نظر اور دھوپ کے چشمے خریدنے کیلئے

— تشریف لائیں —

شکور بھائی

چشمے والے

طارق بھائی و خالد بھائی

گولبازار۔ ربوہ

اعلان تعطیل

مورخہ ۲۳۔ مارچ ۱۹۹۴ء کو دفتر الفضل میں تعطیل ہوگی۔ لہٰذا اس تاریخ کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینیجر)

شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر ہم عرصہ دراز سے آپکی اور آپکے مہمانوں کی خدمت میں عمدہ کھانے پیش کرتے رہے ہیں ● اب ایک اور انداز میں آپکی خدمت میں آئے ہیں

● عمدہ کھانے بہترین کراکری میں پیش کرتے ہیں

یاد رکھیں

رشید برادرز ٹینٹ سروس گولبازار ربوہ

نزد خورشید یونانی دواخانہ

پروپرائٹر: رشید الدین ولد رفیع الدین

فون: دوکان: ۲۱۱۵۸۴ گھر: ۴۰۸

ربوہ میں ہر ماہ کی ان تاریخوں میں

7 . 6 . 5

حکیم صاحب مطب فرماتے ہیں

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے

دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

پُر امید واحد علاجگاہ

ہوالشافی

دواخانہ حکیم نظام جان

اقصیٰ چوک ربوہ فون 212355

حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان

ملتان میں ہر ماہ کی 25 تا 28 تاریخ کو

218527

پوسٹ بکس 222 چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

کراچی میں ہر ماہ کی ان تاریخوں میں

12 تا 15

حکیم صاحب مطب فرماتے ہیں۔